۵۔ سوراج کا قیام

سترھویں صدی کے پہلے نصف میں مہاراشٹر میں شیواجی مہاراج جیسی عہدساز شخصیت کو عروج حاصل ہوا۔ انھوں نے ناانصافی کرنے والے حکمرانوں کے خلاف آواز اُٹھاتے ہوئے سوراج قائم کیا۔ شیواجی مہاراج شکے ۱۵۵۱، پھالگن ودیہ ترتیہ یعنی ۱۹؍فروری ۱۶۳۰ء کو ضلع پونہ میں جنّر کے نزدیک شیونیری قلعے میں پیدا ہوئے۔ ہم اس سبق میں سوراج کے قیام کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

شاہ جی راجا : شیواجی مہاراج کے والد شاہ جی جنوبی بھارت کے ایک معزّز سردار تھے۔ مغلوں نے نظام شاہی پر قبضہ کرنے کی مہم کا بیڑہ اُٹھایا۔ اس مہم میں بیجاپور کے عادل شاہ نے مغلوں کی مدد کی۔

شاہ جی راجے

شاہ جی چاہتے تھے کہ جنوبی بھارت میں مغل نہ ہوں اس لیے انھوں نے مغلوں کی مخالفت کرتے ہوئے نظام شاہی کو بچانے کی پوری کوشش کی۔ لیکن مغلوں اور عادل شاہی طاقت کے سامنے ان کی ایک نہ چلی۔ ۱۶۳۶ء میں نظام شاہی کا خاتمہ ہوگیا۔

نظام شاہی کے خاتمے کے بعد شاہ جی بیجاپور کے عادل شاہی دربار میں سردار بن گئے۔ عادل شاہ نے بھیما اور نیرا ندی کے کنارے پونہ، سوپا، چاکن اور اِنداپور کے پرگنے شاہ جی کی جاگیر میں برقرار رہنے دیے۔ عادل شاہ کی جانب سے شاہ جی کو کرناٹک میں بنگلورو اور اس کے آس پاس کے علاقے جاگیر میں عطا کیے گئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جاگیر - جاگیر یعنی کسی علاقے کا محصول حاصل کرنے کا حق۔ حکمراں جن لوگوں کو سردار بناتے تھے انھیں نقدی کی شکل میں تنخواہ نہ دیتے ہوئے اتنا بڑا علاقہ تفویض کردیتے تھے کہ سرداروں کو تنخواہ کی رقم کے برابر پیداوار محصول سے حاصل ہوجاتی تھی۔

شاہ جی نہایت بہادر، اعلیٰ ہمت، ذہین اور عمدہ ماہرِ سیاست تھے۔ وہ عمدہ تیرانداز بھی تھے۔ اسی طرح وہ تلوار بازی، پٹّا اور نیزہ بازی میں بھی طاق تھے۔ انھیں اپنی عوام سے بہت محبت تھی۔ انھوں نے مہاراشٹر، کرناٹک اور تمل ناڈو کے کئی علاقوں پر فتح حاصل کرلی تھی۔ جنوبی بھارت میں ان کا رعب قائم تھا۔ جب شیواجی مہاراج اور جیجابائی بنگلورو میں تھے تب شاہ جی نے شیواجی مہاراج کو ایک عمدہ حکمراں بنانے کے لیے تعلیم دینے کا معقول انتظام کیا تھا۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ غیروں کی حکمرانی ختم کرکے سوراج یعنی اپنی حکومت قائم کی جائے۔ اسی لیے انھیں سوراج کے تصوّر کا بانی کہا جاتا ہے۔ انھوں نے شیواجی مہاراج اور جیجابائی کو اپنے قابلِ اعتماد اور جانباز ساتھیوں کے ساتھ بنگلورو سے پونہ روانہ کیا۔

ویرماتا جیجابائی : جیجابائی ضلع بلڈانہ کے سندکھیڑ راجا کے معزز سردار لکھوجی راجے جادھو کی بیٹی تھیں۔ انھیں بچپن ہی سے مختلف علوم کے ساتھ فوجی تعلیم بھی دی گئی۔ شاہ جی مہاراج کا سوراج کے قیام کا خواب پورا ہو اس لیے وہ ہمیشہ انھیں ترغیب دے کر ان کی مدد کرتی تھیں۔ وہ ایک ماہر اور اہلِ نظر سیاست داں تھیں۔ سوراج قائم کرنے کے لیے انھوں نے ہمیشہ شیواجی مہاراج کی رہنمائی کی۔ وہ عوامی معاملات میں فیصلہ دینے کا کام بھی کرتی تھیں۔ وہ شیواجی مہاراج کی عمدہ تعلیم کے تعلق سے

ویرماتا جیجابائی

ہمیشہ بیدار رہتی تھیں۔ انھوں نے شیواجی مہاراج میں صبر وتحمل، سچائی، ذہانت، ہوشیاری، ہمت، بے باکی، اسلحہ کا استعمال، فتح کا عزم اور سوراج کا خواب جیسی خوبیاں پیدا کیں۔

شیواجی مہاراج کے معاونین : شیواجی مہاراج نے سوراج کے قیام کی کوششیں ماوَل کے علاقے سے شروع کیں۔ اس وقت کا ماوَل آج کے پونہ ضلع کے مغربی اور جنوب مغرب علاقے پر مشتمل تھا۔ یہ پہاڑیوں، وادیوں اور درّوں کا علاقہ تھا جو دور دراز واقع تھا۔سوراج کے قیام کے لیے شیواجی مہاراج نے ماوَل کی جغرافیائی حالت کا استعمال نہایت مہارت کے ساتھ کیا۔ انھوں نے لوگوں کے دلوں میں اپنائیت اوراعتماد پیدا کیا۔سوراج کے قیام کے سلسلے میں انھیں نہایت مخلص دوست اور معاون حاصل ہوئے۔ ان میں کچھ اہم نام یساجی کنک، باجی پاسلکر، باپوجی مدگل، نرہیکر دیشپانڈے، کاوَجی کونڈھالکر، جیوا مہالا، تاناجی مالوسرے، کانہوجی جیدھے، باجی پربھو دیشپانڈے بندھو، داداجی نرس پربھو دیشپانڈے وغیرہ کے ہیں۔اپنے ان ساتھیوں کے بل بوتے پر شیواجی مہاراج نے سوراج کے قیام کی مہم کا بیڑہ اُٹھایا۔

یادرکھیے !

بارہ ماوَل : ۱) پوَن ماول ۲) ہِرڈس ماول ۳) گُنجن ماول ۴) پَوڑکھورے ۵) مُٹھے کھورے ۶) مُسے کھورے ۷) کانَدکھورے ۸) ویلونڈکھورے ۹) روہِڈکھورے ۱۰) اندر ماول ۱۱) نانے ماوَل ۱۲) کوربارسے ماول

شیواجی مہاراج کی پونہ کی جاگیروں میں سہیادری پہاڑی سلسلے کے دامن میں جو علاقہ ہے اسے ماوَل کھورے کہتے ہیں۔انھیں بارہ ماوَل بھی کہا جاتا ہے۔

کرکے دیکھیے

شیواجی مہاراج کے معاونین جیوا مہالا، تاناجی مالوسرے اور باجی پربھو دیشپانڈے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

شاہی مہر

شاہی مہر : شیواجی مہاراج کی شاہی مہر کے مطالعے سے سوراج کے قیام کا مقصد واضح ہوجاتا ہے۔ اس شاہی مہر پر سنسکرت کے یہ دومصرعے کندہ ہیں:

’’پرتیپ چندرلیکھیو وردھشنو درشن وندِتا

شاہ سنووا شیوسیشا مدرا بھدرارا جتے‘‘

یعنی’’شاہ جی کے بیٹے شیواجی کے عزم کا ثبوت چاندنی کی طرح مسلسل بڑھنے والی روشنی ہے جسے دنیا نے سلام کیا ہے۔ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے یہ مہر حکومت کو زیب دیتی ہے۔‘‘

شاہی مہر پر موجود یہ قول کئی معنوں میں اہم ہے۔شیواجی مہاراج نے اس قول کے ذریعے اپنے والد کے تئیں اپنی احسان مندی،سوراج کی مسلسل توسیع کا یقین،مہرکو عزّت واحترام حاصل ہونے کا احساس،عوامی فلاح کا عہد اور اپنی سرزمین پر خودمختاری کے ساتھ حکومت کرنے کی ضمانت کا اظہار کیا ہے۔اس چھوٹے سے قول میں سوراج کے قیام کا ہمہ جہت مفہوم سما گیا ہے۔

آئیے، جان لیں!

- اپنے ملک کی سرکاری مہر کا جائزہ لیجیے۔
- اس میں کون کون سی باتیں پائی جاتی ہیں؟
- سرکاری مہر کا استعمال کہاں کہاں کیا جاتا ہے؟

سوراج کے قیام کی پیش رفت : شیواجی مہاراج کی جاگیر میں جو قلعے تھے وہ عادل شاہی کی عمل داری میں تھے۔ اس زمانے میں قلعوں کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ قلعے پر قبضہ کرنے کی وجہ سے آس پاس کے علاقوں پر قابو رکھنا آسان ہوتا تھا۔ 'جس کا قلعہ اس کی حکومت' جیسی صورتِ حال ہوا کرتی تھی۔ شیواجی مہاراج نے ارادہ کیا کہ اپنی جاگیر کے قلعوں پر قبضہ حاصل کیا جائے۔ قلعوں پر قبضہ کرنے کے معنی یہ تھے کہ عادل شاہی حکومت کو للکارا جائے۔ انھوں نے تورنا، مؤرومب دیو، کونڈانا اور پرندر کے قلعوں پر قبضہ کرکے سوراج کے قیام کی ابتدا کی۔ مورومب دیو کے قلعے کی دوبارہ تعمیر کرکے انھوں نے اس کا نام 'راج گڑھ' رکھا۔ راج گڑھ ہی سوراج کی پہلی راجدھانی تھی۔

راج گڑھ کا قلعہ - پالی دروازہ

عادل شاہی فوج میں جاؤلی کے مورے، مدھول کے گھورپڑے اور ساونت واڑی کے ساونت جیسے سردار تھے۔ ان سرداروں نے سوراج کے قیام کی مخالفت کی۔ سوراج کے قیام کے لیے ان سرداروں پر قابو پانا ضروری تھا۔

جاؤلی پر قبضہ : ستارا ضلع کے جاؤلی میں چندر راؤ مورے عادل شاہی فوج کا ایک معتبر سردار تھا۔ اس نے سوراج کے قیام کی مخالفت کی۔ ۱۶۵۶ء میں شیواجی مہاراج نے جاؤلی پر حملہ کرکے اس پر قبضہ کرلیا اور وہاں اپنی چوکی قائم کی۔ اس کے بعد رائے گڑھ بھی فتح ہوگیا۔ جاؤلی سے انھیں بے انتہا دولت ہاتھ آئی۔ اس فتح کے بعد کوکن میں ان کی پیش رفت میں اضافہ ہوگیا۔ انھوں نے جاؤلی کی وادی میں پرتاپ گڑھ قلعہ تعمیر کیا۔ اس فتح کی وجہ سے ان کی قوت میں ہر طرح سے اضافہ ہوتا چلا گیا۔

شیواجی مہاراج نے اس کے بعد کلیان اور بھیونڈی کے علاقے فتح کرلیے جس کی وجہ سے مغربی ساحل پر سدیوں، پرتگالیوں اور انگریزوں سے ان کا سابقہ پڑا۔ وہ اس بات کو سمجھ گئے کہ اگر ان حکومتوں سے ٹکر لینا ہے تو انھیں اپنا مضبوط بیڑہ تیار کرنا ہوگا۔ اس لیے انھوں نے بحری بیڑے کی تیاری پر توجہ دی۔

افضل خان کی سرکوبی : شیواجی مہاراج نے اپنی جاگیر اور اس کے آس پاس کے عادل شاہی علاقوں کے قلعوں پر قبضہ کرنا شروع کردیا۔ انھوں نے جاؤلی کے مورے سرداروں کی مخالفت کو پہلے ہی ختم کردیا تھا۔ کوکن کی ساحلی پٹی پر سوراج کے قیام کی رفتار تیز ہوگئی۔ یہ تمام واقعات عادل شاہی کو للکارنے کے مترادف تھے۔ اس وقت عادل شاہی کا کام کاج بڑی صاحبین (صاحبہ) دیکھتی تھیں۔ ان کو محسوس ہوا کہ اب شیواجی مہاراج کا انتظام کرنا چاہیے۔ اس لیے انھوں نے عادل شاہی کے طاقتور اور تجربہ کار سردار افضل خان کو شیواجی مہاراج پر چڑھائی کرنے کے لیے کہا۔

افضل خان بیجاپور سے وائی آئے۔ انھیں وائی کے علاقے سے اچھی خاصی واقفیت تھی۔ وائی کے نزدیک پرتاپ گڑھ قلعہ کے دامن میں ۱۰ رنومبر ۱۶۵۹ء کو شیواجی مہاراج اور افضل خان کی ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات کے دوران افضل خان نے شیواجی مہاراج کو فریب دینے کی کوشش کی جس کی وجہ سے شیواجی مہاراج نے افضل خان کو ہلاک کردیا اور یوں انھوں نے عادل شاہی فوج کی سرکوبی کی۔

افضل خان کے قتل کے بعد شیواجی مہاراج نے لڑائی میں زخمی ہونے والے سپاہیوں کو معاوضہ دیا۔ جنھوں نے اس لڑائی میں اچھی کارکردگی دِکھائی انھیں انعامات دیے گئے۔ افضل خان کی فوج کے جو سپاہی ان کے ہاتھ لگے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔

سِدّی جوہر کا حملہ :

افضل خان کی سرکوبی کے بعد شیواجی مہاراج نے عادل شاہی حکومت سے وسنت گڑھ، پنہالا اور کھیلنا کے قلعے جیت لیے۔ کھیلنا کے قلعے کو انھوں نے وِشال گڑھ نام دیا۔

شیواجی مہاراج پر قابو پانے کے لیے عادل شاہ نے ۱۶۶۰ء میں صوبہ کرنول کے سردار سدی جوہر کو چڑھائی کے لیے بھیجا اور انھیں صلابت خان کا خطاب عطا کیا۔ سدی جوہر کی مدد کے لیے رستم زماں، باجی گھور پڑے اور افضل خان کا بیٹا فاضل خان ساتھ تھے۔ ان حالات میں شیواجی مہاراج نے پنہالا کے قلعے میں پناہ لی۔ سدی جوہر کی فوج تقریباً پانچ مہینے تک پنہالا کے قلعے کا محاصرہ کیے رہی۔ شیواجی مہاراج کے لیے اس محاصرے سے باہر نکلنا مشکل ہو گیا تھا۔ نیتاجی پالکر نے باہر سے سدی جوہر پر حملہ کر کے محاصرہ ختم کرنے کی کوشش کی لیکن فوج کی قلیل تعداد کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو پایا۔ سدی جوہر کے محاصرہ ختم کرنے کی کوئی علامات دِکھائی نہیں دے رہی تھیں، اس لیے شیواجی مہاراج نے سدی جوہر سے بات چیت شروع کی۔ اس بات چیت کی وجہ سے پنہالا کے محاصرے میں تھوڑی نرمی پیدا ہو گئی۔ شیواجی مہاراج کو محاصرے کی اس نرمی کا فائدہ حاصل ہوا۔ اسی دوران اس موقع پر شیوا کاشد نامی بہادر نوجوان نے پہل کی۔ وہ شکل وصورت سے شیواجی مہاراج کی طرح دِکھائی دیتے تھے۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کی شباہت اختیار کی اور پالکی میں بیٹھ گئے۔ پالکی صدر دروازے سے باہر نکلی۔ سدی کے فوجیوں نے اس پالکی کو روک لیا۔ اس نازک موقع پر شیوا کاشد نے سوراج کے لیے اپنی جان کی قربانی پیش کی۔ اس درمیان شیواجی مہاراج دوسرے دشوار گزار راستے کے ذریعے قلعے سے باہر نکل گئے۔ ان کے ساتھ باجی پربھو دیشپانڈے، باندل دیشمکھ اور کچھ منتخب سپاہی تھے۔

شیواجی مہاراج پنہالا کے محاصرے سے نکل کر وِشال گڑھ کی طرف چلے گئے۔ سدی جوہر کو اس بات کا علم ہوا۔ اس کی فوج نے شیواجی مہاراج کا پیچھا کیا۔ شیواجی مہاراج نے سدی جوہر کے فوجیوں کو وِشال گڑھ کے نیچے ہی روکنے کی ذمہ داری باجی پربھو دیشپانڈے کو سونپی۔ باجی پربھو نے گجاپور کے نزدیک گھوڑ کھنڈی کے مقام پر سدی جوہر کی فوج کو روک لیا۔ باجی پربھو نے بہادری سے مقابلہ کیا لیکن وہ اس مہم میں کام آ گئے۔ باجی پربھو کی فوج نے سدی جوہر کی فوج کو روکے رکھنے کی وجہ سے شیواجی مہاراج کے لیے وِشال گڑھ تک پہنچنا ممکن ہو پایا۔ وِشال گڑھ کی طرف جاتے ہوئے انھوں نے عادل شاہی سرداروں پالون کے دلوی اور سرنگار پور کے سُروے کی مخالفت کو بھی ختم کر دیا۔ جس کے بعد شیواجی مہاراج خیریت کے ساتھ وِشال گڑھ پہنچ گئے۔

جس وقت شیواجی مہاراج پنہالا کے قلعے میں محصور تھے اسی دوران دہلی کے تخت سے اورنگ زیب نے مغل سردار شائستہ خان کو جنوبی بھارت کی مہم پر روانہ کیا۔ انھوں نے پہلے بھی پونہ پر حملہ کیا تھا۔ اس وقت عادل شاہی حکومت کے ساتھ شیواجی مہاراج کی لڑائی جاری تھی۔ ایسے وقت شیواجی مہاراج کے ذہن میں یہ بات آئی کہ ایک ہی وقت میں دو دشمنوں سے لڑنا مناسب نہیں ہوگا۔ اس لیے وِشال گڑھ پہنچ کر شیواجی مہاراج نے عادل شاہی کے ساتھ معاہدہ کر لیا۔ اس معاہدے کے تحت انھیں پنہالا کا قلعہ عادل شاہ کو واپس کرنا پڑا۔

یہاں سوراج کے قیام کا ایک مرحلہ مکمل ہوا۔

مشق

(۱) گروہ میں شامل نہ ہونے والا لفظ تلاش کر کے لکھیے :

۱۔ پونہ ، سوپا ، چاکن ، بنگلورو

۲۔ پھلٹن کے جادھو ، جاؤلی کے مورے ، مدھول کے گھورپڑے ، ساونت واڑی کے ساونت

۳۔ تورنا ، مؤرومب دیو ، سینھ گڑھ ، سندھودرگ

(۲) آیئے، لکھیں :

۱۔ جیجا بائی نے شیواجی مہاراج کو جن باتوں کی تعلیم دی اس کی تفصیل لکھیے۔

۲۔ شیواجی مہاراج نے ماول کے علاقے سے سوراج کے قیام کی ابتدا کی۔

۳۔ شیواجی مہاراج کے ساتھیوں اور معاونین کی فہرست بنائیے۔

(۳) تلاش کر کے لکھیے :

۱۔ شاہ جی کو سوراج کے تصور کا بانی کیوں کہا جاتا تھا؟

۲۔ شیواجی مہاراج نے بحری بیڑے کی تیاری پر توجہ کیوں دی؟

۳۔ شیواجی مہاراج نے عادل شاہ کے ساتھ معاہدہ کیوں کرلیا؟

۴۔ شیواجی مہاراج پنہالا کے قلعے سے کس طرح فرار ہوئے؟

سرگرمی :

۱۔ آپ نے جو قلعہ دیکھا ہو اس کی تفصیل بیان کیجیے اور تاریخی عمارات کے تحفظ کے لیے تدابیر تجویز کیجیے۔

۲۔ کسی کھیت کا 'سات بارا' (۱۲/ ۷) حاصل کیجیے اور سبق میں دیے ہوئے الفاظ سے اس کا تعلق سمجھنے کی کوشش کیجیے۔

***

پنہالا کا قلعہ – تین دروازہ

۶۔ مغلوں سے لڑائی

اب تک شیواجی مہاراج عادل شاہی سے کامیاب مقابلہ کرتے آئے تھے۔ لیکن سوراج کی توسیع کرتے ہوئے مغلوں سے لڑائی یقینی تھی۔ شیواجی مہاراج نے اس مشکل پر بھی قابو پالیا۔ انھوں نے مغلوں سے اپنے قلعے اور علاقے دوبارہ حاصل کیے۔ اپنی تاجپوشی کروائی، جنوبی بھارت کی مہم سنبھالی۔ اس سبق میں ہم ان تمام واقعات کی معلومات حاصل کریں گے۔

شائستہ خان کا حملہ : فروری ۱۶۶۰ء میں شائستہ خان احمد نگر سے نکل کر پونہ پہنچے۔ انھوں نے اپنی فوج کے ذریعے آس پاس کے علاقوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔ چاکن کے قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ چاکن کے قلعے کے قلعہ دار فرنگوجی نرسالا نے ان کی فوج کی زبردست مزاحمت کی لیکن آخرکار شائستہ خان نے چاکن کا قلعہ فتح کرلیا۔

شیواجی مہاراج کا بچپن پونہ کے جس لال محل میں گزرا تھا اسی محل میں شائستہ خان ڈیرا جمائے بیٹھ گئے۔ یہیں سے انھوں نے آس پاس کے علاقوں سے بے پناہ دولت حاصل کی۔ دو برس گزر گئے لیکن شائستہ خان نے لال محل سے ہٹنے کا کوئی ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ اس کا اثر عوام کی قوتِ برداشت پر پڑنا فطری امر تھا۔ ایسی صورتِ حال میں شیواجی مہاراج نے بڑی ہمت اور بے باکی کا اقدام کیا۔

شیواجی مہاراج نے اپنی قیادت میں پوشیدہ طور پر لال محل پر چھاپہ مارنے کا منصوبہ تیار کیا۔ اس منصوبے کے مطابق ۵/اپریل ۱۶۶۳ء کو شیواجی مہاراج نے رات کے وقت اپنے چند منتخب سپاہیوں کے ساتھ لال محل پر چھاپہ مارا۔ اس حملے میں شائستہ خان کی اُنگلیاں کٹ گئیں۔ اُن کی بڑی بے عزّتی ہوئی۔ انھوں نے پونہ چھوڑ کر اورنگ آباد میں قیام کیا۔ اس واقعے کی وجہ سے اورنگ زیب شائستہ خان سے ناراض ہوگئے۔ انھوں نے شائستہ خان کو بنگال کے صوبے کی طرف روانہ کردیا۔ شائستہ خان پر اس کامیاب حملے کا عوام پر بھی اچھا اثر پڑا۔ شیواجی مہاراج کے کارناموں پر عوام کا بھروسا اور زیادہ مستحکم اور مضبوط ہوگیا۔

بتائیے تو بھلا!

- آپ گجرات کے شہر سورت کیسے جائیں گے؟ نقشہ کی مدد سے سمجھائیے۔
- تصور کیجیے کہ شیواجی مہاراج سورت کس طرح پہنچے ہوں گے؟

سورت پر حملہ : شائستہ خان نے تین برسوں میں سوراج کا بہت سا علاقہ تباہ کردیا تھا۔ اس نقصان کی تلافی کرنا ضروری تھا۔ اس لیے مغلوں کو سبق سکھانے کے لیے شیواجی مہاراج نے ایک منصوبہ تیار کیا۔ مغلوں کے قبضے کا سورت ایک مشہور تجارتی مرکز اور بندرگاہ تھا۔ یہاں انگریزوں، فرانسیسیوں اور ولندیزیوں کے گودام تھے۔ بادشاہ کو اس شہر سے سب سے زیادہ محصول ملتا تھا۔ یہ شہر معاشی اعتبار سے بھی نہایت خوش حال تھا اس لیے شیواجی مہاراج نے سورت پر حملہ کیا۔ سورت کے صوبے دار عنایت خان شیواجی مہاراج کے حملے کی مزاحمت نہ کرسکے۔ عام لوگوں کو تکلیف نہ دیتے ہوئے انھوں نے سورت سے بے پناہ دولت حاصل کی۔ ان کی یہ مہم کامیاب رہی جس کی وجہ سے شہنشاہ اورنگ زیب کے وقار پر ضرب لگی۔

جے سنگھ کا حملہ : شیواجی مہاراج کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے نمٹنے کے لیے شہنشاہ اورنگ زیب نے اپنے تجربہ کار اور اہم راجپوت سردار مرزا راجے جے سنگھ کو روانہ کیا۔ وہ پونہ پہنچے اور انھوں نے شیواجی مہاراج کے خلاف مختلف طاقتوں کو متحد اور منظّم کرنے کی کوششیں شروع کردیں۔ گوا اور وسئی کے پرتگالیوں، وینگورلا کے ولندیزی، سورت کے انگریز اور جنجیرہ کے سدیوں کے سامنے انھوں نے شیواجی مہاراج کے خلاف بحری بیڑے کی مہم

چھیڑنے کی تجویز رکھی۔

انھوں نے شیواجی مہاراج سے ان کے قلعے فتح کرنے کا منصوبہ بنایا۔ سوراج کے مختلف علاقوں میں مغل فوجوں کو روانہ کیا۔ انھوں نے سوراج کے علاقوں کو بڑا نقصان پہنچایا۔ شیواجی مہاراج نے مغلوں سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ مرزا راجے جے سنگھ اور دلیر خان نے پرندر کے قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ پرندر کے محاصرے کے دوران مرار باجی دیشپانڈے نے بہادری کا مظاہرہ کیا لیکن انھیں اپنی جان گنوانی پڑی۔

حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے شیواجی مہاراج نے جے سنگھ سے بات چیت کرنے کا فیصلہ کیا۔ شیواجی مہاراج اور مرزا راجے جے سنگھ کے درمیان جون ۱۶۶۵ء میں ایک معاہدہ طے پایا جسے پرندر کا معاہدہ کہا جاتا ہے۔ اس معاہدے کے مطابق شیواجی مہاراج نے مغلوں کو تیئیس (۲۳) قلعے اور ان کے آس پاس کے سالانہ چار لاکھ ہون کی پیداوار کے علاقے دیے۔ انھوں نے عادل شاہ کے خلاف مغلوں کو مدد دینے کا یقین بھی دلایا۔ شہنشاہ اورنگ زیب نے اس معاہدے کو منظوری دی۔

معلومات حاصل کیجیے۔

شیواجی مہاراج آگرہ میں شہنشاہ اورنگ زیب کی نظربندی سے کس طرح بچ نکلے؟ معلومات حاصل کیجیے۔

آگرہ سے رہائی: پرندر کے معاہدے کے بعد جے سنگھ نے عادل شاہی کے خلاف مہم شروع کی۔ شیواجی مہاراج نے ان کی مدد کی لیکن یہ مہم کامیاب نہ ہوسکی۔ ایسے وقت میں جے سنگھ اور شہنشاہ اورنگ زیب نے شیواجی مہاراج کو کچھ عرصے کے لیے جنوب کی سیاست سے دور رکھنے کی تدبیر سوچی۔ اس خیال کے تحت جے سنگھ نے شیواجی مہاراج کے سامنے شہنشاہ اورنگ زیب سے ملاقات کے لیے دہلی جانے کی تجویز رکھی۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کی حفاظت کی ضمانت بھی دی۔ تجویز کے مطابق شیواجی مہاراج آگرہ کے لیے نکلے۔ ان کے ساتھ راج پتر سنبھاجی اور چند قابلِ اعتماد جاں نثار ساتھی بھی تھے۔

مہاراج آگرہ پہنچے لیکن شاہی دربار میں شیواجی مہاراج کو وہ عزّت نہیں ملی جس کی وہ اُمید کررہے تھے۔ انھوں نے اپنے غصّے کا اظہار کیا جس کے بعد شہنشاہ نے انھیں نظر بند کردیا۔ شیواجی مہاراج نے شہنشاہ کے اس عمل سے خوف زدہ نہ ہوتے ہوئے نظر بندی سے نجات حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ وہ بڑی چالاکی سے آگرہ سے رہائی حاصل کرکے کچھ دنوں بعد سلامتی کے ساتھ مہاراشٹر پہنچ گئے۔

آگرہ سے آتے ہوئے انھوں نے سنبھاجی کو متھرا میں ٹھہرا دیا تھا۔ انھیں خیر و عافیت کے ساتھ راج گڑھ پہنچا دیا گیا۔ سوراج سے شیواجی مہاراج کی دوری کے زمانے میں جیجاماتا اور شیواجی مہاراج کے معاونین نے حکومت کے کام کاج کو سنبھالا۔

مغلوں کے خلاف جارحانہ تیور:

شیواجی مہاراج اگرچہ مغلوں سے لڑائی کو ٹالنا چاہتے تھے لیکن پرندر کے معاہدے میں مغلوں کو سونپے گئے قلعے اور علاقے واپس لینا ان کا مقصد تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے انھوں نے ایک بڑا اور بے باک منصوبہ بنایا۔ ایک جانب مکمل تیاری کے ساتھ فوج بھیج کر قلعے واپس لینا اور دوسری جانب دکن میں مغلوں کے ماتحت علاقوں پر حملے کرکے انھیں کمزور کرنا۔ اس منصوبے کے مطابق انھوں نے مغلوں کے احمدنگر اور جُنّر کے علاقوں پر حملے کیے۔ انھوں نے ایک کے بعد ایک سینھ گڑھ، پرندر، لوہ گڑھ، ماہولی، کرنالا اور روہیڈا کے قلعے دوبارہ حاصل کرلیے۔

اس کے بعد شیواجی مہاراج نے دوسری مرتبہ سورت پر حملہ کیا۔ وہاں سے واپس لوٹتے ہوئے راستے میں ناشک ضلع کے وَنی دنڈوری کے مقام پر مغلوں سے ان کی بڑی لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں انھوں نے مغل سردار داؤد خان کو شکست دے دی۔ اس کے بعد مورو پنت پنگلے نے ناشک کے قریب ترمبک گڑھ کو فتح کرلیا۔

اس طرح شیواجی مہاراج کو مغلوں کے خلاف حملے کے منصوبوں میں کامیابیاں ملتی چلی گئیں۔ مغلوں کے خلاف مہم میں تاناجی مالوسرے، مورو پنت پنگلے، پرتاپ راؤ گجر وغیرہ سرداروں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تاریخ نویس کرشنا جی انت سبھاسد نے اس مہم کا تذکرہ ان لفظوں میں کیا ہے: "چار مہینوں میں ستائیس قلعے فتح کر لیے۔ بڑی شہرت حاصل کی۔"

تاجپوشی : مسلسل تیس برسوں کی محنت اور کوششوں سے اپنی تاجپوشی کی رسم ادا کروائی۔

رسم تاجپوشی کے بعد شیواجی مہاراج چھترپتی بن گئے۔ اپنے اعلیٰ اقتدار کی علامت کے طور پر انھوں نے 'تاجپوشی کے سال' سے ایک نئے دور کا آغاز کرتے ہوئے نیا کیلنڈر شروع کیا۔ اس طرح وہ ایک نئے سن کے موجد بن گئے تھے۔ تاجپوشی کی یادگار کے طور پر انھوں نے سونے کا ہون اور تانبے کی 'شیورائی' جیسے دو خاص سکے ڈھالے۔ ان سکوں پر 'شری راجا شیو

چھترپتی شیواجی مہاراج

مراٹھوں کا سوراج کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا تھا۔ لیکن شیواجی مہاراج کو اس بات کا احساس ہوا کہ سوراج کے آزادانہ اور مختار کل وجود کو نمایاں کرنے کے لیے سوراج کی عوامی مقبولیت اور خود مختاری ضروری ہے۔ اس مقصد کے تحت شیواجی مہاراج نے رائے گڑھ میں ۶ / جون ۱۶۷۴ء کو پنڈت گاگا بھٹ کے ہاتھوں

چھترپتی' کندہ تھا۔ اس کے بعد سرکاری کاغذات پر 'شتریہ کُلاوتنس شری راجا شیو چھترپتی' لکھا جانے لگا۔ تاجپوشی کے بعد انھوں نے فارسی الفاظ کے متبادل سنسکرت الفاظ پر مبنی ایک لغت تیار کروائی۔ اسی کو 'راجیہ ویوہار کوش' (سرکاری کام کاج کی لغت) کہا جاتا ہے۔

رائے گڑھ کا قلعہ

ذرا یاد کیجیے!

نئے کیلنڈر کی ابتدا کس بھارتی راجا نے کی؟

ذہن نشین کیجیے!

'سرکاری کام کاج کی لغت' کے کچھ ہم معنی الفاظ قابلِ ذکر ہیں۔

مثلاً: خطاب - پدوی، فرمان - راج پتر،
ضامن - پرتی بھوتی، حال ہی - سانپرت، ماضی - پورو،
فی الحال - تتکال، واہ وا - اُتّم، وقوف - پرگیہ،
بے وقوف - مؤرکھ، دست بوسی - ہست اسپرش،
ملاقات - درشن، قدم بوسی - پاد اسپرش،
قول نامہ - اَبھے، فریاد - انیائے وارتا، جھوٹ - مِتھیا،
فتح - وِجے، شِلے دار - سوتورگی

عہدِ وسطیٰ کے بھارت کی تاریخ میں شیواجی مہاراج کی تاجپوشی ایک انقلابی واقعہ ہے۔ اس واقعے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے سبھاسد کہتا ہے:

''مراٹھا بادشاہ چھترپتی بنا، یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔''

اس کے بعد مختصر سی مدت میں ۲۴/ستمبر ۱۶۷۴ء کو شیواجی مہاراج نے تانترک طریقے سے نشچل پوری گوساوی کی رہنمائی میں تاجپوشی کروائی۔ بھارت میں اس وقت دو مذہبی روایتیں وجود میں تھیں؛ ایک ویدک اور دوسری تانترک۔ شیواجی مہاراج نے دونوں روایتوں کا احترام کرتے ہوئے دونوں طریقوں سے اپنی تاجپوشی کروائی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

شیواجی مہاراج کی تاجپوشی کے وقت سنبھاجی کی عمر ۱۷ سال تھی۔ انھوں نے 'بُودھ بھوشن' نامی کتاب میں تاجپوشی کی تقریب کا ذکر کیا ہے جو ان کے ذاتی تجربے پر مبنی ہے۔

''شیواجی مہاراج کی تاجپوشی کے موقع پر مختلف صوبوں سے جو اعلیٰ پائے کے عالم آئے تھے انھیں بلا تفریق مقام و رتبہ بے حساب اور بے شمار دولت کے علاوہ خلعت، ہاتھی اور گھوڑوں کے عطیات سے نوازا گیا۔''

اس طرح شیواجی نے اپنی شخصیت اور کارکردگی کو ہمہ جہت وسعت عطا کی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

شیواجی مہاراج کی تاجپوشی کے لیے انتہائی بیش قیمت اور شاندار تخت تیار کیا گیا تھا۔ اس تخت کی آٹھ سمتوں میں جواہرات جڑے ہوئے آٹھ ستون تھے۔ بتیس (۳۲) من سونے سے بنا ہوا یہ شاہی تخت انتہائی بیش قیمت جواہر سے جڑا ہوا تھا۔

- 'من' اس اکائی کو اپنے ریاضی کے استاد سے سمجھنے کی کوشش کیجیے۔

جنوبی بھارت کی مہم : تاجپوشی کے تقریباً تین برس بعد اکتوبر ۱۶۷۷ء میں شیواجی مہاراج نے جنوبی بھارت کی مہم کی کمان سنبھالی۔ انھوں نے گولکنڈہ میں قطب شاہ سے ملاقات کی اور ان سے دوستانہ معاہدہ کیا۔ اس کے بعد انھوں نے کرناٹک میں بنگلورو اور ہوس کوٹ، موجودہ تمل ناڈو میں جنجی اور ویلّور کے قلعوں کے علاوہ عادل شاہی کے بعض دوسرے علاقے فتح

کرلیے۔ ان کی فوج نے ان علاقوں کے عوام کو کوئی تکلیف نہیں دی۔ مفتوحہ علاقوں کا کام کاج دیکھنے کے لیے انھوں نے رگھوناتھ نارائن ہنمنتے کو ناظمِ اعلیٰ مقرر کیا۔

شیواجی مہاراج کے سوتیلے بھائی وینکوجی موجودہ تمل ناڈو میں واقع تنجاور کے حکمراں تھے۔ شیواجی مہاراج نے انھیں بھی اپنے سوراج کے کاموں میں شامل کرنے کی کوشش کی۔ وینکوجی راجا کے بعد تنجاور کے راجا نے علوم وفنون کی سرپرستی کی۔ تنجاور کا 'سرسوتی محل' نامی کتب خانہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔

جنوبی بھارت کی مہم کے دوران تمل ناڈو کے جنجی قلعے کو فتح کرکے اسے سوراج میں شامل کرنا آنے والے وقتوں میں شیواجی مہاراج کا ایک اہم فیصلہ ثابت ہوا۔ سوراج کے خاتمے کے لیے شہنشاہ اورنگ زیب نے مہاراشٹر میں مستقل قیام کرلیا تھا۔ اس لیے اس وقت کے چھترپتی راجا رام کو تحفظ کے لیے مہاراشٹر چھوڑنا پڑا۔ انھوں نے جنوبی بھارت کے جنجی قلعے سے ہی سوراج کا کام کاج انجام دیا۔

جنوبی بھارت کی غیر معمولی فتح کے مختصر عرصے بعد ۳/اپریل ۱۶۸۰ء کو رائے گڑھ کے قلعے میں شیواجی مہاراج کا انتقال ہوگیا۔ اپنی عمر کی چھٹی دہائی میں ان کے انتقال سے سوراج کو بہت نقصان پہنچا۔ ان کے انتقال کے ساتھ ہی ایک شاندار عہد کا خاتمہ ہوگیا۔

شیواجی مہاراج کی سمادھی - رائے گڑھ

مشق

(۱) مندرجہ ذیل واقعات کو زمانی ترتیب میں لکھیے :

۱۔ شیواجی مہاراج کی جنوبی بھارت کی مہم
۲۔ لال محل پر حملہ
۳۔ آگرہ سے فرار
۴۔ تاجپوشی
۵۔ پرندر کا معاہدہ
۶۔ شائستہ خان کا حملہ

(۲) تلاش کروگے تو پاؤ گے :

۱۔ سنسکرت الفاظ کی لغت۔
۲۔ تریمبک گڑھ جیتنے والا۔
۳۔ ونی دنڈوری میں شکست کھانے والا سردار۔
۴۔ وہ مقام جہاں انگریزوں، ولندیزیوں اور فرانسیسیوں کے گودام تھے۔

(۳) اپنے الفاظ میں لکھیے :

۱۔ شیواجی مہاراج کی تاجپوشی
۲۔ آگرہ سے فرار
۳۔ شیواجی مہاراج کی جنوبی بھارت کی مہم
۴۔ شیواجی مہاراج کی تاجپوشی کے لیے کی گئی تیاریاں

(۴) وجوہات لکھیے :

۱۔ شیواجی مہاراج نے پرندر کا معاہدہ کیا۔
۲۔ شیواجی مہاراج نے مغلوں کے خلاف جارحانہ تیور اپنائے۔

سرگرمی :

۱۔ اسکول میں یومِ آزادی یا یومِ جمہوریہ کی تقریبات کے لیے آپ کیا تیاریاں کرتے ہیں؟ اپنے استاد کی مدد سے ان کی فہرست بنائیے۔
۲۔ اپنے نزدیکی تاریخی مقام کی سیر کرکے اس کی روداد لکھیے۔

***

۷۔ سوراج کا انتظام

شیواجی مہاراج نے سوراج قائم کیا۔ انھوں نے اپنی تاجپوشی کروائی۔ تاجپوشی کے بعد جنوبی بھارت کو فتح کیا۔ سوراج کی توسیع ہوئی۔ اس سوراج میں مہاراشٹر کے ناشک، پونہ، ستارا، سانگلی، کولھاپور، سندھودرگ، رتناگری، رائے گڑھ اور تھانہ ضلعوں کا بہت سا حصّہ شامل تھا۔ اسی طرح کرناٹک، آندھرا پردیش اور تمل ناڈو ریاستوں کے کچھ حصے بھی اس میں شامل ہوگئے تھے۔ اتنے وسیع سوراج کا کام کاج آسانی سے چلانے اور عوام کی فلاح کے لیے شیواجی مہاراج نے سوراج کا انتظام کیا۔ ہم اس سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

اشٹ پردھان منڈل : شیواجی مہاراج نے تاجپوشی کے موقع پر 'اشٹ پردھان منڈل' (آٹھ وزراء کی مجلس) تشکیل دی۔ سرکاری کام کاج میں آسانی پیدا کرنے کے لیے آٹھ مختلف شعبے بنائے گئے اور ہر شعبے کے لیے ایک وزیر مقرر کیا گیا۔ ان آٹھ شعبوں کے وزراء پر مشتمل 'اشٹ پردھان منڈل' تشکیل دیا گیا۔ ان وزیروں کا تقرر کرنا یا انھیں برطرف کرنے کا اختیار شیواجی مہاراج کو حاصل تھا۔ اپنے شعبے کے معاملات کے لیے یہ وزیر براہِ راست شیواجی مہاراج کے سامنے جواب دہ تھے۔

شیواجی مہاراج نے ذاتی خوبیوں اور فرض شناسی کی بنیاد پر اشٹ پردھان منڈل کا انتخاب کیا تھا۔ انھیں انعامات، جاگیریں اور زمینیں نہیں دیں بلکہ انھیں نقدی کی شکل میں بھرپور تنخواہیں دیں۔

زراعت سے متعلق حکمتِ عملی : زراعت دیہاتوں کا اہم پیشہ تھا۔ شیواجی مہاراج کو زراعت کی اہمیت معلوم تھی اسی لیے انھوں نے کسانوں کے مفاد پر توجہ دی۔ انھوں نے اناجی دتّو جیسے تجربہ کار افسر کو زمینوں کے محصول کی ذِمّہ داری سونپی۔ ان کی تاکید تھی کہ طے کردہ رقم سے زیادہ محصول وصول نہ کیا جائے۔ انھوں نے غیر مزروعہ زمینوں (ایسی زمین جس پر کاشت نہ کی گئی ہو) کو زیرِ کاشت لانے کی ترغیب دی۔ ان کا حکم تھا کہ قدرتی آفات، بارش کی کمی/قحط کی وجہ سے اگر فصلوں کو نقصان پہنچتا ہے یا دشمن کی فوج گاؤں کے علاقوں کو برباد کرتی ہے تو ایسے تمام مواقع پر گاؤں کے لوگوں کو کھیت کا لگان اور دیگر محصول میں رعایت دی جائے۔ انھوں نے اپنے افسران کو حکم دے رکھا تھا کہ ایسے حالات میں کسانوں کو بیل کی جوڑیاں، ہل اور عمدہ قسم کے بیج مہیا کریں۔

اشٹ پردھان منڈل (مجلسِ وزراء)

نمبر شمار	وزیر کا نام	عہدہ	فرائض
۱۔	مورو ترمبک پنگلے	وزیرِ اعظم (پردھان)	سلطنت کے کاروبار چلانا اور مفتوحہ علاقوں کا انتظام دیکھنا۔
۲۔	رام چندر نیل کنٹھ مُجمدار	وزیرِ خزانہ (اماتیہ)	انتظامِ مالیہ، حکومت کا حساب کتاب دیکھنا۔
۳۔	اناجی دتّو	معتمد، سکریٹری (سچیو)	فرمان جاری کرنا۔
۴۔	دتّاجی ترمبک واکنیس	وزیرِ انتظامیہ (منتری)	سرکاری خط و کتابت کا کام۔
۵۔	ہمبیر راؤ موہیتے	سپہ سالار (سیناپتی)	فوج کی قیادت کرنا اور حکومت کا دفاع کرنا۔
۶۔	رام چندر ترمبک ڈبیر	وزیرِ خارجہ (سُمنت)	بیرونی ریاستوں سے تعلقات قائم رکھنا۔
۷۔	نیراجی راؤ جی	وزیرِ عدلیہ (نیائے دھیش)	عدل و انصاف کرنا۔
۸۔	موریشور پنڈت راؤ	وزیرِ اُمورِ مذہب (پنڈت راؤ)	مذہبی معاملات کی نگرانی کرنا۔

دیہی معیشت : زراعت دیہی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی تھی۔ دیہاتوں میں زراعت پر مبنی پیشے اختیار کیے جاتے تھے۔ گاؤں کے کاریگر اشیا تیار کرتے تھے جن سے مقامی لوگوں کی ضروریات پوری ہوتی تھیں۔اس لحاظ سے دیہات خودکفیل تھے۔ کسان اپنی فصلوں اور پیداوار کا کچھ حصہ ان کاریگروں کو دیتے تھے۔اس حصے کو بلوتہ کہا جاتا تھا۔

صنعت وحرفت : شیواجی مہاراج نے اس بات کو سمجھ لیا تھا کہ تجارت میں ترقی کے بغیر حکومت خوش حال نہیں ہوسکتی۔ تجارت کی وجہ سے نئی نئی اور ضرورت کی اشیا ریاست میں دستیاب ہوتی ہیں۔اشیا کی فراوانی ہوگی تو کاروبار میں اضافہ ہوتا ہے۔ دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔ شیواجی مہاراج ساہوکار کو 'حکومت اور اس کی عظمت کی زینت' سمجھتے تھے۔تاجروں کے تعلق سے ان کا یہ نقطۂ نظر ان کے فرمان میں مذکورہ بیان سے واضح ہوتا ہے۔ساہوکار سے مراد بیوپاری یا تاجر ہے۔

سوراج میں صنعتوں کے تحفّظ کے لیے شیواجی مہاراج نے حکمتِ عملی تیار کی تھی۔ اس کی عمدہ مثال نمک سازی کی صنعت تھی۔ انھوں نے کوکن کی نمک سازی کی صنعت کو تحفّظ دیا۔اس زمانے میں سوراج کے علاقوں کے لیے نمک پرتگالیوں کے زیر قبضہ علاقوں سے بڑے پیمانے پر برآمد کیا جاتا تھا۔جس کی وجہ سے کوکن کے مقامی نمک کی فروخت پر ناموافق اثر ہوتا تھا۔ شیواجی مہاراج اس بات کو سمجھ گئے اور انھوں نے سوراج میں آنے والے نمک پر بہت زیادہ ٹیکس عائد کردیا۔ان کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح پرتگالیوں کے علاقے سے نمک کی درآمد کم ہوجائے اور مقامی نمک کی فروخت میں اضافہ ہوجائے۔

فوجی انتظام : شیواجی مہاراج نے اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا تھا؛ ایک پیدل فوج اور دوسری گھڑسوار فوج۔ پیدل سپاہیوں میں حوالدار، جملے دار وغیرہ افسران ہوا کرتے تھے۔ پیدل فوج کے سربراہ کو 'سرنوبت' کہا جاتا تھا۔سرنوبت پیدل فوج کا اعلیٰ ترین افسر ہوا کرتا تھا۔

گھڑسوار فوج میں دو طرح کے گھڑسوار ہوتے تھے؛ ایک شِلے دار اور دوسرے بارگیر۔ شِلے دار کے پاس اپنا ذاتی گھوڑا اور ذاتی ہتھیار ہوتے تھے جبکہ بارگیر کو حکومت کی جانب سے گھوڑا اور ہتھیار فراہم کیے جاتے تھے۔گھڑسوار فوج میں بارگیروں کی تعداد زیادہ ہوتی تھی۔گھڑسوار فوج میں بھی پیدل سپاہ کی طرح افسران کے عہدے ہوتے تھے۔'سرنوبت' گھڑسوار فوج کا اعلیٰ ترین افسر ہوتا تھا۔نیتوجی پالکر، پرتاپ راؤ گجر، ہمبیر راؤ موہیتے وغیرہ شیواجی مہاراج کے مشہور سرنوبت تھے۔

آیئے جان لیں!

بھارت کی افواج کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔
- تینوں افواج کے نام بتائیے۔
- ہر فوج کے سربراہ کو کیا کہتے ہیں؟
- تینوں افواج کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

جاسوسی شعبہ : دشمنوں سے سوراج کی حفاظت کرنا بہت ضروری تھا جس کے لیے دشمنوں کی نقل وحرکت کی معلومات وقت پر حاصل کرنا پڑتی تھی۔دشمنوں کی نقل وحرکت کی معلومات حاصل کرنے کا کام شیواجی مہاراج نے اپنے جاسوسی شعبے کے سپرد کیا تھا۔ان کا جاسوسی شعبہ نہایت فعال تھا۔بہرجی نائیک اس شعبے کے سربراہ تھے۔ وہ مختلف قسم کے مقامات کی معلومات حاصل کرنے میں ماہر تھے۔سورت کی مہم سے قبل انھوں نے ہی وہاں کی ہر طرح کی معلومات حاصل کی تھی۔

قلعے : وسطی عہد میں قلعوں کو غیر معمولی اہمیت حاصل تھی۔ قلعہ پر قبضہ ہوتے ہی آس پاس کے علاقوں پر قابو پانا اور ان پر نظر رکھنا آسان ہوجاتا تھا۔ بیرونی حملے کی صورت میں قلعے میں پناہ لے کر عوام کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔ قلعے میں اناج، غلّہ، آلاتِ حرب، بارود وغیرہ کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔سوراج کے قیام میں قلعوں کی اہمیت ایک حکم نامے میں یوں بیان کی گئی ہے، ''اس حکومت کو بزرگ ومحترم آنجہانی سردار نے قلعے سے ہی قائم کیا۔''

سوراج میں تقریباً ۳۰۰ر قلعے تھے۔ ان قلعوں کی تعمیر اور درستگی پر شیواجی مہاراج نے خطیر رقم خرچ کی۔ انھوں نے راج گڑھ، پرتاپ گڑھ اور پاون گڑھ جیسے پہاڑی قلعے تعمیر کیے۔ قلعوں پر قلعہ دار، سبنیس (سرکاری ملازمین کو تنخواہ تقسیم کرنے والا افسر) اور کارخانیس جیسے افسران ہوتے تھے۔ اناج کا ذخیرہ اور اسلحہ کا انتظام دیکھنے کے لیے کارخانیس متعین ہوتا تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

شیواجی مہاراج کے قلعوں کی تعمیر سے متعلق چھترپتی سنبھاجی مہاراج نے اپنی کتاب 'بودھ بھوشن' میں جو بات بیان کی ہے وہ قابلِ توجہ ہے۔ ''شیواجی مہاراج نے کرناٹک سے لے کر باگلان تک سہیادری پہاڑ کی سطح مرتفع پر جگہ جگہ ناقابلِ تسخیر مضبوط قلعے تعمیر کروائے۔ ان کا مقصد اپنی سرزمین کی حفاظت تھا۔ ان کی کامیاب رہنمائی میں کرشنا ندی کے دامن سے لے کر سمندر کے چاروں جانب قلعے تعمیر کیے گئے۔ رائری کے قلعے کے فاتح اور راجاؤں میں سب سے نمایاں راجا چھترپتی شیواجی تھے۔''

بحری قلعے : شیواجی مہاراج بحری قلعوں کی اہمیت سے بھی واقف تھے۔ ان کے تعمیر کردہ بحری قلعوں میں مالون کا سندھودرگ سب سے عمدہ بحری قلعہ ہے۔ اس قلعے کی تعمیر میں مضبوطی فراہم کرنے کے لیے اس کی بنیاد میں پانچ کھنڈی (۱۰۰ر من) سیسہ ڈالا گیا تھا۔ شیواجی مہاراج نے سدّیوں کو شکست دینے کے لیے راجاپوری کے آگے پدم درگ نامی بحری قلعہ تعمیر کیا تھا۔ اپنے ایک خط میں وہ اس قلعے کے بارے میں لکھتے ہیں: ''پدم درگ بسا کر گویا ایک راجپوری کے مقابل دوسرا راجپوری تعمیر کر دیا۔''

بحری بیڑہ : بھارت کے مغربی ساحل پر گوا کے پرتگالیوں، جنجیرہ کے سدّی، اسی طرح سورت اور راجاپور کے گوداموں کے انگریز مالکان سوراج کی توسیع کے کام میں ہمیشہ رکاوٹ پیدا کیا

قلعہ پدم درگ

کرتے تھے۔ ان کو روکنے کے لیے مغربی ساحل کی حفاظت کرنا ضروری ہوگیا تھا۔ اس کام کے لیے شیواجی مہاراج نے بحری بیڑہ تیار کیا۔ 'جس کے پاس بحری بیڑہ اس کا سمندر' انھوں نے اس اُصول کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ شیواجی مہاراج دور اندیش حکمراں تھے۔

شیواجی مہاراج کے بحری بیڑے میں مختلف قسم کے چار سو جہاز تھے جن میں غراب، گلبت اور پال جنگی جہاز تھے۔ کلیان - بھیونڈی کی خلیج، وجے درگ اور مالوَن میں جہاز سازی کا کام ہوتا تھا۔ مائناک بھنڈاری اور دولت خان شیواجی کے بحری بیڑے کے اعلیٰ افسران تھے۔

گلبت   غُراب

آیئے، کرکے دیکھیں۔

بھارتی بحری فوج کے جنگی جہازوں کی معلومات حاصل کیجیے اور جہازوں کی تصویروں کا البم تیار کیجیے۔

عوام کے مفاد کی فکر : شیواجی مہاراج نے دوسرے راجاؤں کی طرح دشمن کے علاقے فتح کرکے اپنا غلبہ قائم کرنے جیسی محدود خواہش کبھی نہیں رکھی۔ ان کا اہم مقصد عوام کو آزاد اور خود مختار بنانا تھا۔ عوام کو آزادی کی سچی خوشی مہیا کرنا ہو تو حکومتی کام کاج میں نظم وضبط ہونا چاہیے۔ عوام کے مفاد کی ہر لحاظ سے فکر کرنا چاہیے اور فتح کیے ہوئے علاقوں کی حفاظت کرنا چاہیے۔ انھیں ان تمام باتوں کا احساس تھا۔ شیواجی مہاراج صرف صاحبِ اقتدار نہیں تھے بلکہ عوام کے مفاد کا تحفّظ کرنے والے حکمراں تھے۔ ان کی سلطنت کے کاروبار سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔

مشق

(۱) پہچانیے تو بھلا :

ا۔ آٹھ وزراء کی مجلس (اشٹ پردھان منڈل)۔

۲۔ بہرجی نائیک اس شعبے کے سربراہ تھے۔

۳۔ مالون کے پاس شیواجی مہاراج کا تعمیر کردہ بحری قلعہ۔

۴۔ قلعے پر اسلحہ بارود (آلاتِ حرب) کا انتظام دیکھنے والا۔

(۲) اپنے الفاظ میں لکھیے :

ا۔ شیواجی مہاراج کی زرعی پالیسی

۲۔ شیواجی مہاراج عوامی مفاد کا تحفّظ کرنے والے راجا تھے۔

(۳) وجوہات لکھیے :

ا۔ شیواجی مہاراج نے آٹھ وزراء کی مجلس تشکیل دی۔

۲۔ شیواجی مہاراج نے بحری بیڑہ تیار کیا۔

(۴) مندرجہ ذیل کو مکمل کیجیے :

فوجی انتظام
- ....
  - حوالدار
  - ....
- گھڑسوار
  - ....
  - ....

سرگرمی :

ا۔ اپنے آس پاس کے کسی ایسے شخص سے ملاقات کیجیے جو بھارتی فوج میں ملازم رہ چکا ہو۔

۲۔ اپنے گاؤں کے بازار کا دورہ کرکے آس پاس تیار ہونے والی اشیا اور گاؤں کے باہر سے فروخت کے لیے آنے والی اشیا کی فہرست بنائیے۔

***

سندھودرگ قلعہ

۸۔ مثالی حکمراں

سوراج کے قیام سے قبل مہاراشٹر میں عادل شاہی، سدّی، پرتگالی اور مغل طاقتوں کا غلبہ تھا۔ شیواجی مہاراج نے ان طاقتوں کے خلاف جدوجہد کی۔ انھوں نے ہر قسم کے ناسازگار حالات کا سامنا کیا۔ انھوں نے آزاد اور اعلیٰ و برتر سوراج قائم کیا۔ سوراج کے کام کاج کا انتظام کیا۔ سوراج کو انھوں نے خوب سے خوب تر بنایا۔ اپنی احسن کارکردگی سے ایک نئی دنیا تشکیل دی۔ سوراج قائم کرنے کے دوران انھیں کئی مرتبہ دھوکے اور فریب کا سامنا کرنا پڑا۔ افضل خان سے ملاقات کا واقعہ، پنہالا کا محاصرہ، شائستہ خان پر چھاپہ، آگرہ سے فرار جیسے واقعات خطرات سے بھرے تھے۔ وہ ان تمام موقعوں پر کامیاب رہے۔ ان خطرات سے وہ بخیر و عافیت باہر نکل آئے۔

آئیے، غور کریں۔

جان نچھاور کرنے والے دوستوں کی وجہ سے شیواجی مہاراج سوراج قائم کرسکے۔ مختلف زبانوں سے دوستی کی اہمیت بتانے والی کہاوتیں اور محاورے تلاش کرکے لکھیے۔ مثلاً
A friend in need is a friend indeed.

تنظیمی صلاحیت : سوراج کے قیام کے لیے شیواجی مہاراج نے اپنے آس پاس کے لوگوں کو تحریک دلائی۔ وہ ایک غیر معمولی ذہین منتظم تھے۔ اپنی اسی ذہانت کے بل بوتے پر انھوں نے اپنے اردگرد جان نچھاور کرنے والے بہادر لوگ جمع کیے تھے۔ سوراج کے قیام میں ان کے دوستوں نے اپنی جانوں کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے فرائض انجام دیے۔ افضل خان سے ملاقات کے موقع پر نہایت نازک وقت میں بڑا سیّد کو مارنے والا جیوا مہالا، پنہالا کا محاصرہ توڑ کر شیواجی کا بہروپ بھر کر پالکی میں نکلنے والا شیوا کاشد، شیواجی مہاراج کے وشال گڑھ جاتے وقت ان کا پیچھا کرنے والے دشمن کا راستہ روکنے والا باجی پربھو دیشپانڈے، پرندر کے قلعہ پر لڑنے والا مرار باجی دیشپانڈے، سینھ گڑھ کی فتح کے لیے لڑنے والا تاناجی مالوسرے، آگرہ سے فرار کے وقت جوکھم اُٹھانے والا ہیروجی فرزند اور مداری مہتر ایسے کئی نام ہیں جو سوراج کے لیے ہمیشہ شیواجی مہاراج کے ساتھ رہے۔ شیواجی مہاراج بھی اپنے دوستوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ مثلاً سوراج کے امور کی دیکھ بھال میں کانھوجی جیدھے ابتدا ہی سے شیواجی مہاراج کے ساتھ تھے۔ بڑھاپے میں جب وہ بیمار پڑ گئے تو شیواجی مہاراج نے انھیں تاکید کی کہ ”وہ اپنے علاج معالجے میں کوئی لاپروائی نہ کریں۔“

رعایا کی فکر : سوراج کے قیام کے سلسلے میں شیواجی مہاراج کو اپنے دشمنوں سے اُلجھنا پڑتا تھا۔ دشمنوں کے حملوں کی وجہ سے رعایا پریشان تھی۔ ایسے وقت وہ رعایا کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ شائستہ خان کے حملے کے وقت شیواجی مہاراج نے روہیڑ کی وادی کے دیشمکھ کو رعایا کا خیال رکھنے کی تاکید کی تھی۔ انھوں نے اس دیشمکھ کو گاؤں گاؤں گھوم کر گھاٹ کے نشیب میں محفوظ جگہ تلاش کرکے رعایا کو وہاں لے جانے کو کہا تھا۔ انھوں نے اس کام کو ’ایک لمحے کی تاخیر نہ کرتے ہوئے‘ انجام دینے کو کہا تھا۔ اس کے بعد انھوں نے دیشمکھ سے کہا، ”اگر رعایا کی فکر نہ کی گئی تو مغل فوج آجائے گی، لوگوں کو قید کرلے گی اور اس کا گناہ تمھارے سر جائے گا۔“ شیواجی مہاراج اس بات کا بھی خیال رکھتے تھے کہ اپنی فوج کی جانب سے بھی رعایا کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

فوجی حکمتِ عملی : مہاراج کا فوجی نظم وضبط بہت سخت تھا۔ فوج کو وقت پر تنخواہ دینے پر وہ خاص زور دیتے تھے۔ انھوں نے فوجیوں کی تنخواہ نقد رقم کی شکل میں دینے کا انتظام کیا تھا۔ عہد وسطیٰ میں بھارت میں جتنی حکومتیں تھیں ہر جگہ فوجیوں کو نقد تنخواہ کی بجائے جاگیریں دینے کا طریقہ رائج تھا۔ شیواجی مہاراج نے یہ

طریقہ ختم کر دیا۔ جب ان کا لشکر دشمن کے علاقے میں جاتا تو اسے تاکید تھی کہ سپاہیوں کے ہاتھ جو کچھ لگے اسے سرکاری خزانے میں جمع کروا دیا جائے۔ جنگی مہم میں نمایاں کارنامے انجام دینے پر اعزاز و اکرام سے نوازا جاتا تھا۔ لڑائی میں جو سپاہی مر جاتے ان کے خاندان کے گزارے کا بھی خیال رکھا جاتا تھا۔ زخمی سپاہیوں کا خیال رکھا جاتا تھا۔ لڑائی میں قید کیے گئے یا پناہ میں آئے ہوئے فوجیوں اور سپاہیوں سے اچھا سلوک کیا جاتا تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

فصل بونے اور اُگانے کے دوران اگر جنگ ہو جاتی تو کسانوں کی حالت قابلِ رحم ہو جاتی تھی۔ فوج کی نقل و حرکت بوائی کے آڑے تو آتی ہی تھی لیکن کبھی کبھی فوجی کھڑی فصل بھی کاٹ کر لے جاتے یا برباد کر دیتے۔ کسانوں کے گھر لوٹ لیتے۔ شیواجی مہاراج نے اپنے افسروں کو ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے سپاہیوں کو ایسی حرکتیں کرنے سے روکیں۔ اس ضمن میں شیواجی مہاراج نے ۱۶۷۴ء میں اپنے فوجی افسروں کو مخاطب کر کے جو خط لکھا وہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مہاراج فوج کے نظم و ضبط کا کس قدر باریک بینی سے خیال رکھتے تھے۔

‘‘विलातीस तसवीस देऊ लागाल; ऐशास, लोका जाती, कोण्ही कुणब्याचे दाने आणील, कोण्ही भाकर, कोण्ही गवत, कोण्ही फाटे, कोण्ही भाजी, कोण्ही पाले. ऐसें करू लागलेत म्हणजे जी कुणबी घर धरून जीव मात्र घेऊन राहिले आहेत तेही जाऊ लागतील. कितेक उपाशी मराया लागतील. म्हणजे त्याला ऐसे होईल की, मोगल मुलकांत आले त्याहूनही अधिक तुम्ही ! ऐसा तळतळाट होईल.’’

روادارانہ برتاؤ : شیواجی مہاراج کو جن طاقتوں سے اُلجھنا پڑا ان میں عادل شاہ، مغل اور سِدّی مسلم حکومتیں تھیں۔ ان حکومتوں سے لڑائی کے دوران بھی شیواجی مہاراج نے سوراج کے مسلمانوں کو اپنی رعایا تسلیم کیا۔ افضل خان سے ملاقات کے وقت شیواجی مہاراج کے ساتھ ان کا نہایت بھروسے مند ساتھی سِدّی ابراہیم تھا۔ سِدّی ہلال ان کی فوج کا سردار تھا۔ سوراج کے بحری بیڑے کا افسرِ اعلیٰ دولت خان تھا۔

شیواجی مہاراج کی مذہبی حکمتِ عملی روادارانہ تھی۔ دشمنوں سے کوئی علاقہ جیت لینے کے بعد وہ اس علاقے کی مسلم عبادت گاہوں کو دی جانے والی سہولتوں کو برقرار رکھتے تھے۔ ان کی روادارانہ مذہبی حکمتِ عملی کے بارے میں ان کے ہم عصر مؤرّخ خافی خان لکھتے ہیں: ’’شیواجی نے اپنے سپاہیوں کے لیے سخت قانون بنایا تھا کہ جنگی مہم کے دوران مسجدوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ قرآن پاک کا کوئی نسخہ ہاتھ آ جائے تو احترام کے ساتھ اسے کسی مسلمان کے حوالے کر دیا جائے۔‘‘

آزادی کی تحریک : شیواجی مہاراج کے سوراج کے قیام کی کوششوں کو مخصوص قدر حاصل ہے۔ یہ قدر ہے آزادی کی۔ اس کے پیچھے کسی دوسرے کے اقتدار کی بالادستی کو نہ مانتے ہوئے اپنے آزاد اور خود مختار وجود کو برقرار رکھنے کا مقصد کارفرما ہے۔

غیروں اور غیر منصف طاقتوں کے خلاف لڑتے ہوئے انھوں نے دوسروں کو آزادی کی تحریک دی۔ مغلوں کے دربار سے وابستہ چھترسال کی ملاقات جب شیواجی مہاراج سے ہوئی تو انھوں نے اسے بُندیل کھنڈ میں آزاد حکومت قائم کرنے کی تحریک دی۔

شیواجی مہاراج کے کارناموں کی بڑائی : شیواجی مہاراج نے کئی دشمنوں سے لڑتے ہوئے سوراج قائم کیا۔ یہی کارنامہ انھیں ایک عہد ساز شخصیت بناتا ہے لیکن اس کے علاوہ بھی ان میں بہت سی خوبیاں تھیں۔

شیواجی مہاراج بہت ذہین تھے۔ انھوں نے کئی علوم سیکھے تھے۔ انھیں کئی زبانیں اور ان کے رسم الخط سے واقفیت حاصل

تھی۔ والدین کی سوراج قائم کرنے کی دِلی خواہش اور تربیت نے ان پر گہرا اثر ڈالا تھا۔ ان کی شخصیت اعلیٰ کردار، قوتِ تحمل اور بہادری کا حسین امتزاج تھی۔ ان میں قیادت، انتظام، سفارتی مہارت، ملکی اور فوجی انتظامیہ سے متعلق مؤثر حکمتِ عملی، سچائی اور انصاف پر یقین، سب سے برابری کا سلوک کرنے کا رجحان، مستقبل کی منصوبہ بندی، منصوبوں پر عمل درآمد کی مہارت، مشکل حالات میں ہمت نہ ہارنا اور ہمیشہ بیدار اور ہوشیار رہنے جیسی صفات کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔

عورتوں کے ساتھ نامناسب برتاؤ کرنے والے کو وہ سخت سزائیں دیتے تھے۔ اپنی رعایا میں وہ کسانوں، کاریگروں، تاجروں اور سپاہیوں کا خیال رکھتے تھے۔ اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہب کے لوگوں کا بھی احترام کرتے تھے۔ اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب اپنانے والے کی دوبارہ اپنے مذہب میں واپسی اس زمانے میں بہت مشکل تھی۔ شیواجی مہاراج نے ایسے لوگوں کو اپنے مذہب میں واپس لا کر ان کے ساتھ خود رشتہ قائم کیا۔ مذہبی وجوہات کی بنا پر سمندری سفر کی مخالفت کی جاتی تھی۔ ایسے وقت میں انھوں نے سندھو درگ کا سمندری قلعہ تعمیر کیا اور بحری بیڑہ تیار کیا۔ سمندر کی جانب سے ہونے والے بیرونی حملوں پر توجہ دی اور ان سے نپٹنے کا طریقہ ڈھونڈ نکالا۔

تاجپوشی کے ذریعے شیواجی مہاراج باقاعدہ راجا بن گئے۔ انھوں نے مذہبی اعتبار سے ایک تاجپوشی کے بعد دوسری رسمِ تاجپوشی ادا کی۔ ان کے یہ سارے کام مذہب کے میدان میں ان کی انقلاب پسندی کو ظاہر کرتے ہیں۔

سوراج پر جب سخت حالات آتے ایسے وقت شیواجی مہاراج بذاتِ خود اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمام مصیبتوں کا سامنا کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے ساتھی بھی سوراج کے قیام کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار رہتے تھے۔ محض بڑی مشکلات کا ہمت اور بے خوفی کے ساتھ سامنا کرنے سے ہی ان کی عظمت کا اظہار نہیں ہوتا ہے۔ انھیں اپنے سوراج کو اخلاقیات اور معیار کے ساتھ جوڑنا تھا اس لیے بڑی اور اہم باتوں کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی باتوں کے بارے میں بھی انھوں نے اپنے متعلقین کو مناسب احکامات دے رکھے تھے۔ اپنی فوج کے سپاہیوں کے لیے ان کا حکم تھا کہ کسانوں سے ان کے کھیتوں کی سبزیاں تک زبردستی نہ لیں۔ انھوں نے درختوں کو کاٹنے کے سلسلے میں جو پابندیاں عائد کی تھیں وہ بے حد اہم ہیں۔

آئیے، غور کریں۔

درختوں کی حفاظت کرنا کیوں ضروری ہے؟

انھوں نے حکم دے رکھا تھا کہ قلعے پر کا کچرا، کوڑا کرکٹ ادھر ادھر نہ پھینکتے ہوئے اسے آنگن میں جلایا جائے اور اس کی راکھ پر سبزی ترکاری اُگائی جائے۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ سوراج کے قیام کے لیے وہ چھوٹی موٹی باتوں پر کتنی توجہ دیتے تھے۔ وہ صرف ایک جنگجو ہی نہیں بلکہ ایک نئے آزاد، بااخلاق اور سلیقہ مند سماج کے معمار بھی تھے۔ ان کی عظمت ہمہ جہت ہے۔

بتائیے تو بھلا!

- آپ کے آس پاس پائے جانے والے کوڑا کرکٹ کا کیا انتظام کیا جاتا ہے؟
- کوڑا کرکٹ کا انتظام کرنے والے نظام کے کام بتائیے۔

شیواجی مہاراج ہماری قومی تحریک کے لیے ایک مثالی محرک تھے۔ مہاتما جیوتی با پھُلے نے اپنے پُواڑوں میں شیواجی مہاراج کی مساوات کے لیے جدوجہد کی تعریف کی ہے۔

لوک مانیہ تلک نے شیوجینتی کی تقریب کے ذریعے قومی بیداری کا کام کیا۔ لالہ لاجپت رائے نے شیواجی مہاراج کے کردار کی بڑائی میں سوانح لکھی۔ تمل شاعر سبرامنیم بھارتی نے

کیا آپ جانتے ہیں؟

مہاتما جیوتی راؤ پھُلے نے ۱۸۶۹ء میں چھترپتی شیواجی مہاراج کی مدح میں ایک پواڑا لکھا تھا۔ اس کا کچھ حصہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

।। शिवाचा गजर जयनामाचा झेंडा रोविला ।।
।। क्षेत्र्याचा मेळा मावळ्याचा शिकार खेळला ।।
माते पायीं ठेवी डोई गर्व नाहीं काडीचा ।
आशिर्वाद घेई आईचा ।।
आलाबला घेई आवडता होतो जिजीचा ।
पवाडा गातो शिवाजीचा ।।
कुळवाडी – भूषण पवाडा गातो भोसल्याचा ।
छत्रपती शिवाजीचा ।।३।।

شیواجی مہاراج کا اپنے ساتھیوں سے خطاب کو موضوع بناتے ہوئے ایک نظم لکھی۔ بین الاقوامی شاعر رابندر ناتھ ٹیگور نے شیواجی مہاراج پر ایک طویل نظم لکھی ہے۔ سر جادو ناتھ سرکار نے 'شیواجی اینڈ ہز ٹائمز' نامی کتاب میں شیواجی مہاراج کے کارناموں پر روشنی ڈالی ہے۔ جواہر لال نہرو نے شیواجی مہاراج کے بارے میں لکھا ہے کہ ''مہاراج صرف مہاراشٹر کے ہی نہیں بلکہ سارے بھارت کے تھے۔ وہ اپنے وطن سے محبت کرتے تھے اور انسانی خوبیوں کی زندہ علامت تھے۔''

بھارت کی تمام زبانوں میں ان کی تحریک اور اُصولوں پر روشنی ڈالنے والا ادب تخلیق کیا گیا ہے۔ سَوراج کو 'سُوَراج' (اچھی حکومت) میں تبدیل کرنے کی تحریک آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثال ثابت ہوگی۔ شیواجی مہاراج ایک بے مثال قومی شخصیت تھے۔

مشق

(۱) سبق سے تلاش کرکے لکھیے:

۱۔ شیواجی مہاراج کی زندگی کے خطروں سے بھرے واقعات لکھیے۔

۲۔ آگرہ سے فرار کے وقت جو کھم اُٹھانے والے شخص کا نام لکھیے۔

۳۔ روہیڑ کی وادی کے دیشمکھ کو شیواجی مہاراج نے کیا تاکید کی تھی؟

۴۔ شیواجی مہاراج کی کون سی تحریک نئی نسل کے لیے مثال ثابت ہوگی؟

(۲) ذرا لکھیے تو:

۱۔ رعایا کو کوئی نقصان نہ پہنچے اس مقصد کے تحت شیواجی مہاراج نے اپنے سپاہیوں کو کیا تاکید کی تھی؟

۲۔ کس بات سے واضح ہوتا ہے کہ شیواجی مہاراج کی مذہبی حکمتِ عملی رواداری پر مبنی تھی؟

۳۔ شیواجی مہاراج کی فوج سے متعلق حکمتِ عملی واضح کیجیے۔

(۳) ایک لفظ میں بتائیے:

۱۔ سوراج میں بحری بیڑے کا اہم افسر ....

۲۔ شیواجی مہاراج پر نظم تخلیق کرنے والا تامل شاعر ....

۳۔ بندیل کھنڈ میں آزاد حکومت قائم کرنے والا ....

۴۔ پواڑوں کے ذریعے شیواجی مہاراج کے بارے میں معلومات دینے والا ....

سرگرمی:

۱۔ مشکل وقت میں اپنے دوست کی مدد کرنے کا کوئی واقعہ اپنی جماعت میں بیان کیجیے۔

۲۔ کسی شخص کے نام سے منسوب گاوؤں اور شہروں کے ناموں کی فہرست بنائیے۔

***

۹۔ مراٹھوں کی جنگِ آزادی

شیواجی مہاراج کے انتقال کے بعد مراٹھوں نے چھترپتی سنبھاجی مہاراج، چھترپتی راجارام مہاراج اور مہارانی تارابائی کی قیادت میں سوراج کے تحفّظ کے لیے مغلوں سے زبردست لڑائی لڑی۔ ستائیس برسوں کی اس طویل لڑائی کو 'مراٹھوں کی جنگِ آزادی' کہا جاتا ہے۔۱۶۸۲ء میں خود شہنشاہ اورنگ زیب چل کر جنوب کی طرف آئے۔ اس کے باوجود بے شمار مشکلات پر قابو پاکر مراٹھوں نے مغلوں سے لڑتے ہوئے فتح حاصل کی۔ یہ جنگِ آزادی بھارت کی تاریخ کا ایک ولولہ انگیز اور روشن عہد ہے۔ اس سبق میں ہم اس جنگِ آزادی کا مطالعہ کرنے والے ہیں۔

یہاں لفظ 'مراٹھا' کے معنی 'مراٹھی بولنے والے' اور 'مہاراشٹر کے رہنے والے لوگ' ہیں۔

آیئے، عمل کرکے دیکھیں

میں سنبھاجی راجا بول رہا ہوں .... سنبھاجی راجے کا کردار نبھا کر اداکاری کیجیے۔

سنبھاجی راجا

چھترپتی سنبھاجی مہاراج : سنبھاجی مہاراج شیواجی مہاراج کے بڑے بیٹے تھے۔ وہ ۱۴؍مئی ۱۶۵۷ء کو پرندر کے قلعے میں پیدا ہوئے تھے۔ شیواجی مہاراج کے بعد سنبھاجی چھترپتی بنے۔ اس وقت مراٹھوں کی مغلوں سے لڑائی جاری تھی۔ ایسی حالت میں شہنشاہ اورنگ زیب کے بیٹے شہزادہ اکبر نے اپنے والد کے خلاف بغاوت کردی۔ شہنشاہ نے اس بغاوت کو فرو کردیا۔ اس کے بعد شہزادہ اکبر جنوب میں سنبھاجی مہاراج کی پناہ میں آگئے۔ انھیں شکست دینے کے لیے شہنشاہ اورنگ زیب بذاتِ خود ۱۶۸۲ء میں جنوبی بھارت آئے۔ ان کے ساتھ بے شمار فوج اور طاقتور توپ خانہ تھا۔ پرتگالیوں کو بھی انھوں نے اپنے ساتھ ملا لیا جس کی وجہ سے سنبھاجی کو ایک ساتھ کئی دشمنوں کا سامنا کرنا پڑا۔

سنبھاجی مہاراج کی کارکردگی شیواجی مہاراج کے بعد مراٹھوں کی جنگِ آزادی کا پہلا مرحلہ تھا۔ شیواجی نے اپنے دَور میں ہی انھیں لشکری مہموں اور ملکی کام کاج سنبھالنے کی تعلیم دی تھی۔ عمر کے چودھویں برس سے ہی وہ ملکی کام کاج اور فوجی معاملات میں عمل دخل رکھتے تھے۔ ولی عہدی کے زمانے میں ہی وہ مغلوں اور عادل شاہی کے کئی علاقوں پر حملے کرچکے تھے۔ ان کی فوجی مہارت کا ذکر کرتے ہوئے فرانسیسی سیاح 'ایبے کیرے' لکھتا ہے، ''یہ ولی عہد کم سن ہوتے ہوئے بھی حوصلہ مند اور اپنے باپ کے شایانِ شان بہادر ہے۔''

سنبھاجی کے چھترپتی بننے کے بعد مغلوں سے مراٹھوں کی لڑائی میں شدت آگئی۔ شہنشاہ اورنگ زیب کا مقصد کابل سے کنیا کماری تک مغلوں کا اقتدار قائم کرنا تھا۔ اپنی عظیم فوجی اور مالی طاقت کے بل بوتے پر مراٹھوں کی حکومت ختم کردینا ان کا خواب تھا۔ لیکن سنبھاجی مہاراج نے اپنی بہادری اور جنگی مہارت سے اس خواب کو پورا نہ ہونے دیا۔ ان کی فوج کی ٹکڑیاں مغل علاقوں پر حملے کرتی تھیں۔ شہنشاہ کے فوجی طویل عرصے تک کوشش کرنے کے باوجود ناشک کے نزدیک مراٹھوں کے رام سیج قلعے کو حاصل نہیں کرپائے۔ اس طرح سنبھاجی نے اورنگ زیب کو تنگ کردیا تھا۔ طیش میں آکر انھوں نے عہد کیا کہ ''سنبھاجی کو

شکست دینے تک میں عمامہ نہیں پہنوں گا۔"

کیا آپ جانتے ہیں؟

مراٹھوں کے قلعے حاصل کرلینے پر ان کی حکومت کا خاتمہ ہوجائے گا، اس خیال کے تحت اورنگ زیب نے ناشک کے نزدیک رام سیج قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ اورنگ زیب کی فوج کی تعداد بہت زیادہ تھی اور مراٹھوں کی فوج کی تعداد کم لیکن مراٹھوں نے قلعہ بچانے کی انتہائی کوشش کی۔ محاصرہ پانچ سال تک چلا۔ مٹھی بھر مراٹھا فوج کی یہ ہمت بے مثال تھی۔ اورنگ زیب کو اس بات کا احساس ہوا کہ مراٹھوں سے لڑنا نہایت مشکل ہے۔

سِدّیوں کے خلاف مہم :

جنجیرہ کے سدی مراٹھا حکومت کے لیے مشکلیں پیدا کرتے رہتے تھے۔ وہ حملے کرکے آتش زنی، لوٹ کھسوٹ اور زیادتی کیا کرتے تھے۔ سبھاسد نے ان کا ذکر یوں کیا ہے، "گھر میں جیسے چوہے، ملک میں ویسے سدی۔" سنبھاجی مہاراج نے ۱۶۸۲ء میں سدیوں کے خلاف مہم شروع کی۔ انھوں نے سدیوں کے دنڈا راج پوری کے قلعے کا محاصرہ کیا اور جنجیرہ پر بھی توپوں سے زبردست حملہ کیا لیکن اسی دوران مغلوں کی فوج نے سوراج پر حملہ کردیا جس کی وجہ سے سنبھاجی کو جنجیرہ کی مہم ادھوری چھوڑ کر واپس آنا پڑا۔

پرتگالیوں کے خلاف مہم :

گوا کے پرتگالیوں نے سنبھاجی کے خلاف مغلوں سے مصالحت کرلی تھی جس کی وجہ سے سنبھاجی نے ان کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے ۱۶۸۳ء میں پرتگالیوں کی ریوڈنڈا بندرگاہ پر حملہ کردیا۔ جواباً پرتگالیوں نے گوا کی سرحد پر مراٹھوں کے قلعے پھونڈا کا محاصرہ کرلیا۔ مراٹھوں نے محاصرہ توڑ کر گوا پر چڑھائی کردی۔ اس لڑائی میں ییاجی کنک نے بہادری کا مظاہرہ کیا۔ اس لڑائی میں پرتگالی گورنر بھی زخمی ہوگیا۔ اُسے پسپا ہونا پڑا۔ سنبھاجی نے اس کا پیچھا کیا۔ پرتگالی بڑی مصیبت میں پڑ گئے۔ اسی دوران سنبھاجی کو مغلوں کے جنوبی کوکن پر حملہ کرنے کی خبر ملی۔ اس لیے انھیں گوا کی ہاتھ آئی فتح کو چھوڑ کر مغلوں کا مقابلہ کرنے کے لیے واپس ہونا پڑا۔

عادل شاہی اور قطب شاہی حکومتوں کا خاتمہ :

اورنگ زیب کو مراٹھوں کے خلاف کامیابی نہیں مل پا رہی تھی۔ اس لیے انھوں نے یہ مہم ملتوی کردی۔ اس کے بعد انھوں نے اپنا رُخ عادل شاہی اور قطب شاہی حکومتوں کی طرف موڑا اور ان حکومتوں کو فتح کرلیا۔ ان دونوں حکومتوں کی دولت اور فوج مغلوں کے ہاتھ آ جانے کی وجہ سے ان کی قوت میں اضافہ ہوگیا۔ اس کے بعد مغلوں نے دوبارہ مراٹھوں کو شکست دینے کے لیے کمر باندھ لی۔ انھوں نے سوراج کے علاقوں پر چاروں طرف سے حملے کیے۔ مغل فوج کا مقابلہ کرتے ہوئے سپہ سالار ہمبیر راؤ موہیتے مارے گئے جس کی وجہ سے سنبھاجی کی فوجی قوت کمزور ہوگئی۔

سنبھاجی مہاراج کا ملکی کام کاج :

سنبھاجی مہاراج نے جنگوں کی گہما گہمی میں ملکی کام کاج کی طرف سے کبھی لاپروائی نہیں برتی۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کے زمانے سے جاری نظامِ انصاف اور محصول کو قائم رکھا۔ انھوں نے سوراج کے خلاف بغاوت کرنے والوں کے ساتھ ساتھ رعایا کو تکلیف دینے والے وطن داروں کو سخت سزائیں دیں۔ مہارانی یسوبائی کو حکومتی کام کاج سنبھالنے کا اختیار دیا۔ ان کے نام کی مہر تیار کردی۔ رعایا کی فلاح سے متعلق شیواجی مہاراج کی حکمتِ عملیوں کو انھوں نے برقرار رکھا۔

سنبھاجی مہاراج سنسکرت کے ساتھ کئی زبانیں جانتے تھے۔ انھوں نے کتابیں بھی لکھیں۔ سیاست پر قدیم بھارتی کتابوں کا مطالعہ کرکے انھوں نے اپنی کتاب 'بُودھ بھوشن' میں

اس کا نچوڑ پیش کیا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سنبھاجی مہاراج نے 'بودھ بھوشن' نامی کتاب سنسکرت زبان میں لکھی۔ اس کے دوسرے باب میں سیاست پر بحث کی گئی ہے جس میں راجا کی علامتیں، سربراہ، ولی عہد، ان کی تعلیم اور کام، راجا کے مشیر، قلعے اور قلعوں کا ساز و سامان، فوج، راجا کے فرائض، جاسوسی کا نظام وغیرہ جیسے موضوعات پر معلومات دی گئی ہے۔

سنبھاجی مہاراج کی موت:

اورنگ زیب پوری طاقت سے سنبھاجی مہاراج کو شکست دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ انھوں نے کولھاپور علاقے کے لیے مقرب خان کا تقرر کیا۔ مقرب خان کو کوکن کے علاقے سنگمیشور میں سنبھاجی مہاراج کی موجودگی کی اطلاع ملی۔ انھوں نے وہاں چھاپہ مار کر سنبھاجی مہاراج کو گرفتار کرلیا۔ بادشاہ کے سامنے لائے جانے کے بعد سنبھاجی مہاراج نہایت بے باکی سے پیش آئے۔ پھر بادشاہ کے حکم سے ۱۱/ مارچ ۱۶۸۹ء کو انھیں سزائے موت دے دی گئی۔ مراٹھوں کے اس چھترپتی نے بڑی خودداری اور صبر وتحمل سے موت کو گلے لگا لیا۔ ان کی قربانی سے تحریک پا کر مراٹھوں نے مغلوں کے خلاف جنگ میں شدت پیدا کردی۔

چھترپتی راجارام

مہاراج : راجا رام مہاراج شیواجی مہاراج کے دوسرے بیٹے تھے۔ وہ ۲۴/ فروری ۱۶۷۰ء کو قلعہ رائے گڑھ میں پیدا ہوئے تھے۔ سنبھاجی مہاراج کی موت کے

چھترپتی راجارام مہاراج

بعد انھیں چھترپتی بنایا گیا۔ اورنگ زیب کو محسوس ہونے لگا کہ اب مراٹھوں کے علاقوں پر قبضہ کرنے کا خواب پورا ہوسکتا ہے۔ اس لیے انھوں نے رائے گڑھ کے قلعے کا محاصرہ کرنے کے لیے ذوالفقار خان کو روانہ کیا۔ اس وقت راجارام مہاراج، ان کی بیوی مہارانی تارابائی، سنبھاجی مہاراج کی بیوی یسوبائی اور بیٹا شاہو رائے گڑھ قلعے میں ہی تھے۔ ان سب کا ایک ہی جگہ ہونا خطرے سے خالی نہیں تھا لیکن یسوبائی نے اس موقع پر بے مثال شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ انھوں نے کسی بھی حالت میں مغلوں کے قبضے میں نہ جانے کا فیصلہ کرتے ہوئے رائے گڑھ قلعے پر کچھ اہم سیاسی فیصلے کیے جن کے مطابق یہ طے پایا کہ راجارام مہاراج رائے گڑھ کے محاصرے سے باہر نکل جائیں اور ضرورت پڑنے پر دور دراز کے مقام جنجی چلے جائیں۔ اسی طرح یہ بھی طے کیا گیا کہ مہارانی یسوبائی اپنی قیادت میں رائے گڑھ کی لڑائی جاری رکھیں۔ یسوبائی نے اپنے بیٹے کو چھترپتی نہ بناتے ہوئے راجا رام کو چھترپتی بنانے کا فیصلہ کیا۔ ان کا یہ فیصلہ سوراج سے ان کی محبت اور اپنے مفاد کی قربانی کی عمدہ مثال ہے۔ انھوں نے اپنے بیٹے کی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے مراٹھوں کے چھترپتی کی حفاظت کو ترجیح دی۔

آیئے، تلاش کریں!

بھارت کے نقشے میں جنجی تلاش کیجیے۔

راجارام مہاراج کا جنجی کی طرف کوچ:

۵/ اپریل ۱۶۸۹ء کو راجا رام مہاراج اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ رائے گڑھ کا محاصرہ توڑ کر نکل جانے میں کامیاب ہوگئے۔ انھوں نے جنوبی بھارت میں جنجی جانے کا فیصلہ کیا۔ جنجی کا قلعہ نہایت مضبوط اور ناقابلِ تسخیر تھا۔ مغلوں کے لیے اس قلعے پر قبضہ کرنا آسان نہ تھا۔ راجارام مہاراج اپنے بھروسے مند ساتھیوں پرلھاد نراجی، کھنڈو بلاّڑ اور روپاجی بھونسلے وغیرہ کے ساتھ جنجی پہنچ گئے۔

مراٹھوں کی پیش رفت:

مغل طاقت کے سامنے رائے گڑھ کو طویل مدت تک بچا پانا مشکل تھا۔ نومبر ۱۶۸۹ء میں مغلوں نے رائے گڑھ پر قبضہ کرلیا اور مہارانی یسوبائی اور شاہو کو قید کرلیا۔ جنجی جاتے ہوئے راجا رام مہاراج نے مغلوں سے مقابلے کی ذمہ داری رام چند پنت اماتیہ، شنکراجی نارائن سچیو، سنتاجی گھورپڑے اور دھناجی جادھو کو سونپی تھی۔

مراٹھوں کے لیے یہ ہنگامی حالات تھے۔ اورنگ زیب نے مراٹھا سرداروں کو وطن اور جاگیریں دے کر اپنی طرف کرلیا تھا۔ راجا رام مہاراج نے مغلوں کو مات دینے کے لیے وہی چال چلی۔ انھوں نے اطمینان دلایا کہ جو سردار مغل علاقہ جیتے گا اسے وہ علاقہ بطور جاگیر بخش دیا جائے گا۔ اس اطمینان دلانے کے بعد کئی بہادر سردار سامنے آئے۔ انھوں نے زوردار طریقے سے مغل علاقوں پر حملے کرنا شروع کردیے۔ مغل فوج کو پسپا کردیا۔ اس کام میں دھناجی اور سنتاجی پیش پیش تھے۔ ان کے غیر متوقع حملوں اور جنگی چالوں کی وجہ سے مغلوں کے لیے اپنے بھاری بھرکم توپ خانے اور دیگر وسائل کو استعمال کرنا مشکل ہوگیا۔ مراٹھوں نے اپنے قبضے میں زیادہ قلعے، علاقے اور خزانہ نہ ہوتے ہوئے بھی مغلوں کی حالت ابتر کردی۔ ایک مرتبہ تو سنتاجی گھورپڑے اور وِٹھوجی چوہان بادشاہ کے خیمے پر اچانک حملہ کرکے اُس پر لگا ہوا سونے کا کلس کاٹ کرلے آئے تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

دھناجی سے مغل فوجی اتنا ڈرتے تھے کہ گھوڑا اگر پانی پیتے ہوئے بدک جاتا تو وہ اس سے پوچھتے: کیا تجھے پانی میں دھناجی دِکھائی دیتا ہے؟

جنجی کا محاصرہ:

رائے گڑھ فتح کرنے کے بعد مغل شہنشاہ اورنگ زیب نے ذوالفقار خان کو جنوب میں جنجی پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا۔ انھوں نے جنجی کا محاصرہ کرلیا۔ مراٹھوں نے جنجی کے قلعے کو تقریباً آٹھ برسوں تک بچائے رکھا۔ سنتاجی اور دھناجی نے محاصرہ کرنے والی مغل فوج پر باہر سے حملے کیے۔ آخرکار راجا رام مہاراج جنجی کے محاصرے کو توڑ کر مہاراشٹر واپس آگئے۔ اس کے بعد ذوالفقار خان نے جنجی کا قلعہ فتح کرلیا۔

راجا رام مہاراج کی واپسی کی وجہ سے مراٹھوں کے جوش میں اضافہ ہوگیا۔ انھوں نے مغلوں کے قبضے والے خاندیش، برار اور باگلان کے علاقوں پر چڑھائی کردی۔ راجا رام مہاراج نے اپنی ذہانت اور سیاسی بصیرت کے بل بوتے پر سنتاجی اور دھناجی جیسے سیکڑوں مراٹھے تیار کیے تھے اور ان میں سوراج کی حفاظت کا جذبہ پیدا کرکے قابلِ قدر کارنامہ انجام دیا لیکن اس سب کے باوجود ۲/ مارچ ۱۷۰۰ء کو معمولی بیماری کے بعد سینھ گڑھ میں راجا رام مہاراج کی موت ہوگئی۔

راجا رام مہاراج اعلیٰ فکر کے حامل اور لوگوں سے میل جول رکھنے والے نرم دل انسان تھے۔ انھوں نے مراٹھا حکومت کے قابل اور باصلاحیت لوگوں کو جمع کیا۔ ان میں اتحاد اور بیداری پیدا کی۔ سنبھاجی مہاراج کی موت کے بعد تقریباً گیارہ برسوں تک انھوں نے اورنگ زیب کا نہایت بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ نہایت مشکل حالات میں سوراج کی حفاظت راجا رام مہاراج کا قابلِ قدر کارنامہ ہے۔

’ریاست‘ کے مصنف جی۔ ایس۔ سردیسائی نے چھترپتی راجارام کا ذکر کرتے ہوئے ان کے لیے ’مستحکم و مضبوط عقل والا‘ صفت کا استعمال کیا ہے۔ ان کا یہ بیان مکمل طور پر صحیح اور بامعنی ہے۔

آیئے، کرکے دیکھیں!

اپنے قریبی علاقوں میں مختلف النوع قابلِ ذکر کارنامے انجام دینے والی خواتین سے ملاقات کیجیے۔

مہارانی تارابائی:

چھترپتی راجا رام مہاراج کی موت کے بعد اورنگ زیب کو محسوس ہوا کہ انھوں نے لڑائی جیت لی ہے لیکن صورتِ حال اس کے برعکس تھی۔ اورنگ زیب یکے بعد دیگرے لڑائیاں جیت

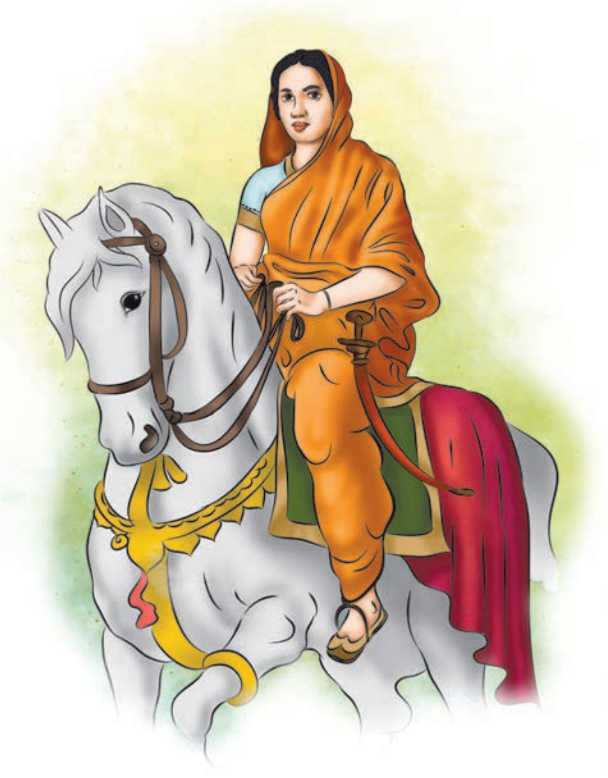

مہارانی تارابائی

رہے تھے لیکن وہ جنگ نہیں جیت پا رہے تھے۔ انتہائی ناسازگار حالات میں سوراج کی قیادت کی ذمہ داری راجا رام مہاراج کی بیوی مہارانی تارابائی کے کندھوں پر آن پڑی۔

مغل تاریخ نویس خافی خان نے مہارانی تارابائی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے: ''وہ (تارابائی) ذہین اور ہوشیار تھی۔ فوج کا انتظام اور حکومتی کام کاج کے معاملات میں اس نے اپنے شوہر کی زندگی میں ہی بڑا نام کمایا تھا۔''

چھترپتی راجا رام مہاراج کی موت کے بعد مہارانی تارابائی نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے انتہائی ناسازگار حالات میں سوراج کی جدوجہد کو جاری رکھا۔ اورنگ زیب نے مراٹھوں سے ستارا اور پنہالا چھینا تو مراٹھوں نے مغلوں کے مدھیہ پردیش، گجرات کے علاقوں پر حملہ کیا۔ تارابائی نے جنگ کے میدان کا دائرہ وسیع کردیا۔

کرشنا جی ساونت، کھنڈے راؤ دابھاڑے، دھناجی جادھو، نیما جی شندے جیسے سردار مہاراشٹر کے باہر مغلوں سے لڑنے لگے۔ اس جنگ میں پانسہ پلٹ جانے کی علامات نظر آنے لگی تھیں۔

مہارانی تارابائی نے سات برسوں تک لڑتے ہوئے اپنی حکومت قائم رکھی۔ سارا کام کاج اپنے ہاتھوں میں رکھ کر سرداروں کو اپنے ساتھ جوڑے رکھا۔ مہاراشٹر، سِرونج، مندسَور اور مالوہ تک مراٹھا سردار مغلوں کو ٹکر دینے لگے۔ خافی خان نے لکھا ہے، ''راجا رام کی بیوی تارابائی نے بے مثال ہنگامہ کیا جس سے اس کی فوجی قیادت اور فوجی مہم سے متعلق اس کی مہارت کا پتا چلتا ہے۔ اسی وجہ سے مراٹھوں کی ہنگامہ آرائی اور ان کے حملے دن بدن بڑھتے چلے گئے۔''

کیا آپ جانتے ہیں؟

مہارانی تارابائی نے چھاپہ مار دستے کا نہایت عمدہ طریقے سے استعمال کیا۔ اورنگ زیب کی فوج کے مقابلے میں مراٹھا طاقت نہایت کم تھی۔ اورنگ زیب قلعہ جیتنے کے لیے قلعے کا محاصرہ کرلیتے تھے۔ جہاں تک ممکن ہوسکا مراٹھے مقابلہ کرتے رہے۔ موسم باراں کے آتے ہی مراٹھا قلعہ دار باغی ہوگیا، ایسا ظاہر کرکے اورنگ زیب سے رشوت لے کر قلعہ انھیں دے دیتے۔ قلعہ دار رشوت کی رقم مراٹھا خزانے میں جمع کردیتے۔ اورنگ زیب کے قلعہ پر دولت، اناج، گولہ بارود کا ذخیرہ کرتے ہی تارابائی وہ قلعہ دوبارہ حاصل کرلیتیں۔ تارابائی کی اس جنگی چال کا ذکر 'سیف ڈپازٹ لاکر سسٹم' کے طور پر کیا گیا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

تارابائی کا ذکر کرتے ہوئے 'شیو بھارت' کے مصنف پرمانند کے بیٹے شاعر دیودت نے لکھا ہے:

"تارابائی رام رانی / بھدرا کالی غضب ناک ہوئی
دہلی ہوگئی ویران / اس کی چمک کھوگئی
رام رانی بھدر کالی/میدان میں ہوئی غضب ناک
کوششوں کا وقت آیا / مغلو! اب سنبھل جاؤ"

اس طرح مہارانی تارابائی نے چھتری شیواجی مہاراج کے ورثے کو آگے بڑھایا۔

مراٹھوں کے جارحانہ حملوں کی وجہ سے اورنگ زیب پریشان ہوگئے۔ مسلسل پچیس برسوں تک مغل-مراٹھا کشمکش چلتی رہی لیکن مغل مراٹھوں کو زیر نہیں کر پائے۔ اسی حالت میں ۱۷۰۷ء میں شہنشاہ اورنگ زیب کا احمدنگر میں انتقال ہوگیا۔

اورنگ زیب کے انتقال کے ساتھ ہی مراٹھوں کی جنگِ آزادی کا بھی اختتام ہوگیا۔

مراٹھوں کی جنگِ آزادی گویا مغلوں کے اقتدار کی توسیع اور مراٹھوں کے دل میں آزادی کی خواہش کے درمیان مقابلہ تھا جس میں مراٹھوں کو فتح حاصل ہوئی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ بعد کے زمانے میں اورنگ زیب کے انتقال کے بعد پیدا ہونے والے سیاسی خلا کو پُر کرنے کے لیے مراٹھے متحرک رہے۔ دہلی کے تخت پر قابو پاتے ہوئے انھوں نے تمام بھارت کا کام کاج دیکھا اور اس کی حفاظت بھی کی۔ اس لیے اٹھارھویں صدی کو مراٹھوں کی صدی مانا جاتا ہے۔ اس صدی میں مراٹھوں کی کارکردگی کی تاریخ کا مطالعہ ہم اگلے اسباق میں کریں گے۔

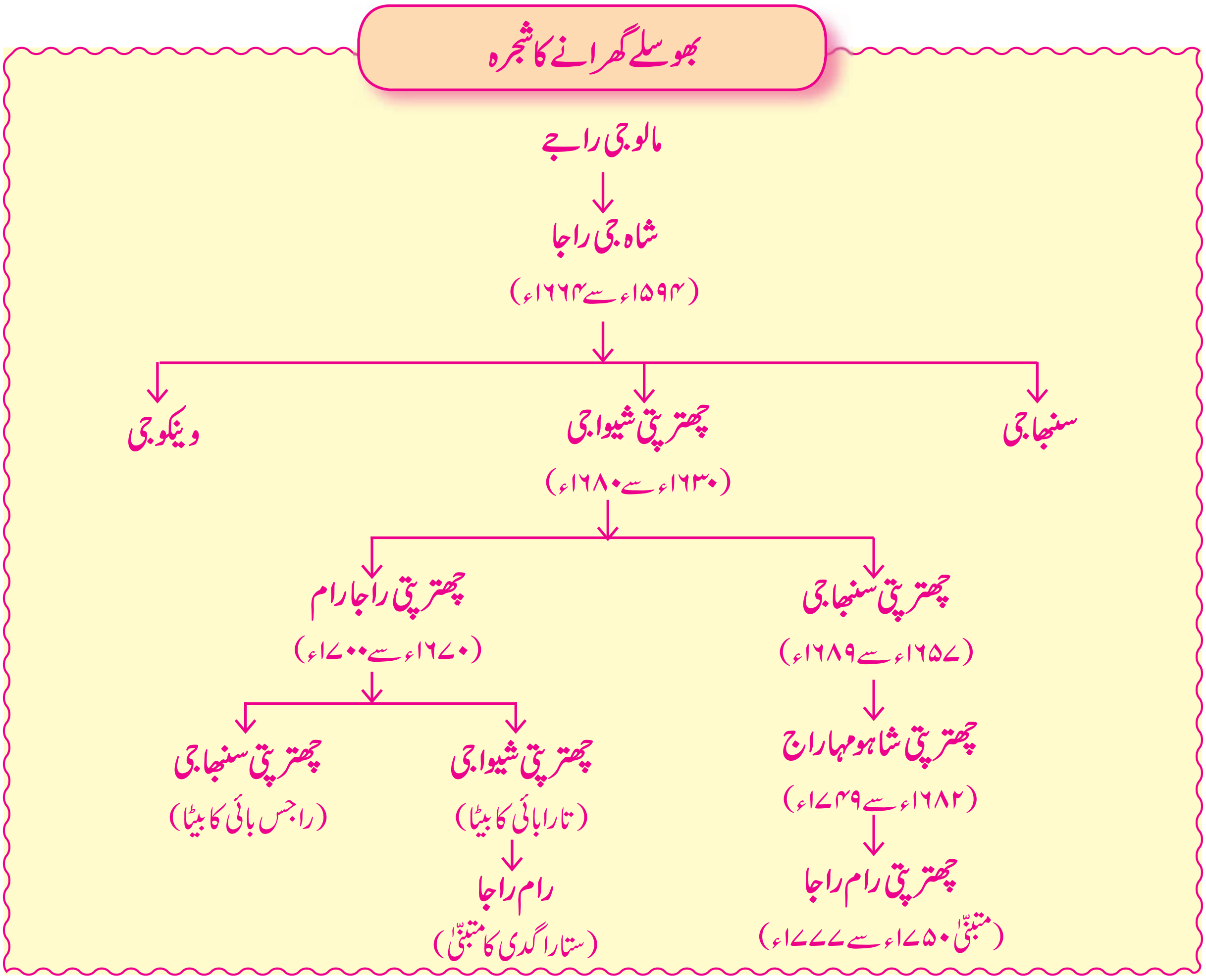

مشق

(۱) مناسب متبادل منتخب کیجیے :

۱۔ اورنگ زیب ....کی وجہ سے تنگ آ گئے تھے۔

(i) شہزادہ اکبر (ii) چھترپتی سنبھاجی مہاراج

(iii) چھترپتی راجارام مہاراج

۲۔ بادشاہ کے خیمے کا سونے کا کلس کاٹ کر لانے والے

(i) سنتاجی اور دھناجی

(ii) سنتاجی گھورپڑے اور وٹھوجی چوہان

(iii) کھنڈو بلّاڑ اور روپاجی بھونسلے

۳۔ گوا کی لڑائی میں بہادری دِکھانے والا

(i) یساجی کنک (ii) نیماجی شندے

(iii) پرلھادنراجی

(۲) سبق سے تلاش کر کے لکھیے :

۱۔ سنبھاجی مہاراج کو جنجیرہ کی مہم ادھوری چھوڑ کر واپس کیوں آنا پڑا؟

۲۔ سنبھاجی مہاراج نے پرتگالیوں کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیوں کیا؟

۳۔ راجارام مہاراج نے جنجی جاتے ہوئے سوراج کی حفاظت کی ذمہ داری کسے سونپی تھی؟

۴۔ مہارانی تارابائی کی بہادری کا ذکر شاعر دیودت نے کن الفاظ میں کیا ہے؟

(۳) وجوہات لکھیے :

۱۔ اورنگ زیب نے اپنا رُخ عادل شاہی اور قطب شاہی کی طرف موڑا۔

۲۔ سنبھاجی کی موت کے بعد مغلوں سے زوردار مقابلہ کرنے کے لیے مراٹھے تیار ہو گئے۔

۳۔ مہارانی یسوبائی کی قیادت میں رائے گڑھ کی مہم چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔

سرگرمی :

بھارت کے نقشے میں گوا، بیجاپور، گولکنڈہ، جنجی، احمد آباد، احمد نگر کے مقامات دِکھایئے۔

***

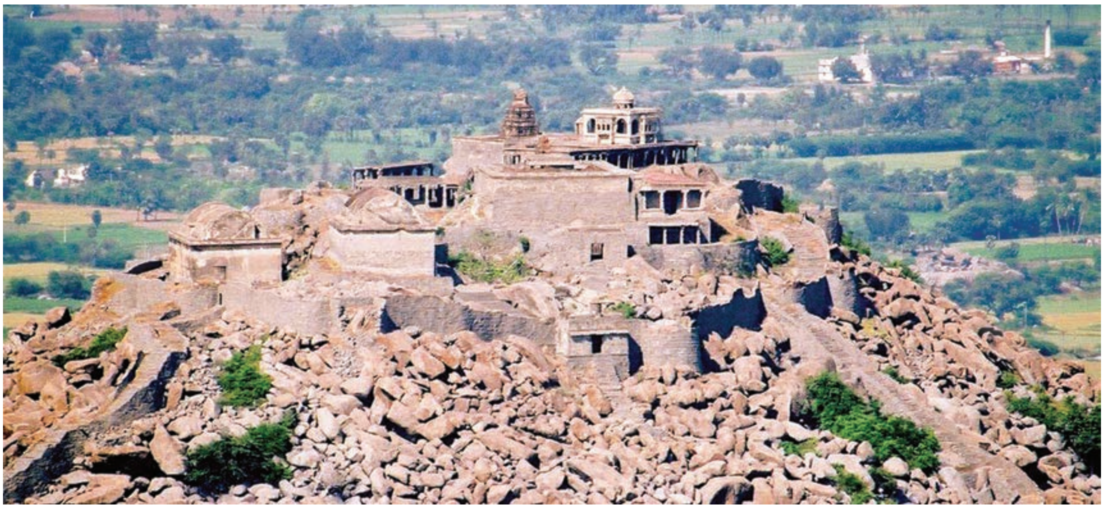

جنجی کا قلعہ

۱۰۔ مراٹھا حکومت کی توسیع

مراٹھوں کی جنگِ آزادی کے آغاز میں مغل حملہ آور تھے اور مراٹھوں کا طرزِ عمل مدافعانہ تھا۔ لیکن آخر میں صورتِ حال بالکل پلٹ گئی۔ مراٹھوں نے چڑھائی اور مغلوں نے بچاؤ کی حکمتِ عملی اپنائی۔ اٹھارہویں صدی کے نصف آخر میں مراٹھوں نے مغل طاقت کو پسپا کرکے تقریباً پورے بھارت میں اپنے اقتدار کو وسعت دی۔ ہم اس سبق میں اسی تاریخ کا مطالعہ کریں گے۔

شاہو مہاراج کی رہائی : شہنشاہ اورنگ زیب کے انتقال کے بعد ان کے بیٹوں میں دہلی کی حکومت کے لیے رسہ کشی شروع ہوگئی۔ شہزادہ اعظم شاہ جنوب میں تھے۔ وہ شاہی تخت پر قبضہ کرنے کے لیے بڑی عجلت میں دہلی روانہ ہوئے۔ ولی عہد شاہو ان کے قبضے میں تھے۔ اعظم شاہ کو محسوس ہوا کہ اگر شاہو مہاراج کو چھوڑ دیا جائے تو گدی کے لیے مہارانی تارابائی اور شاہو مہاراج میں جھگڑا ہوجائے گا اور مراٹھا طاقت کمزور ہوجائے گی۔ اس لیے انھوں نے شاہو مہاراج کو چھوڑ دیا۔

شاہو مہاراج کی تاجپوشی: قید سے رہائی ملتے ہی شاہو مہاراج مہاراشٹر واپس آئے۔ کچھ مراٹھا سردار اُن سے آ کر ملے لیکن مہارانی تارابائی نے چھترپتی کے عہدے کے لیے شاہو مہاراج کا حق تسلیم نہیں کیا۔ ضلع پونہ میں بھیما ندی کے کنارے کھیڑ کے مقام پر تارابائی اور شاہو مہاراج کی فوجوں کے درمیان لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں شاہو مہاراج کو فتح حاصل ہوئی۔ انھوں نے ستارا پر قبضہ کرلیا اور اپنی تاجپوشی کی رسم ادا کروائی۔ ستارا مراٹھا حکومت کی راجدھانی قرار پائی۔ رانی تارابائی اور شاہو مہاراج کے درمیان کچھ عرصے تک مخالفت چلتی رہی۔ ۱۷۱۰ء میں رانی تارابائی نے پنہالا گڑھ پر اپنے کمسن بیٹے شیواجی (دوم) کو چھترپتی بنانے کا اعلان کردیا۔ اسی وقت سے مراٹھا شاہی میں ستارا کے علاوہ کولھاپور کی آزاد ریاست وجود میں آئی۔ شاہو مہاراج کی طویل عمر مغلوں کی چھاؤنی میں گزری اس لیے انھیں مغلوں کی سیاست کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ مغلوں اور بالخصوص شمالی بھارت کی سیاست کے داؤ پیچ ان کی سمجھ میں آگئے تھے۔ مغلوں کی طاقت اور کمزوریوں سے وہ واقف ہوگئے تھے۔ اس کے علاوہ مغل دربار کے باثر لوگوں سے بھی ان کا تعارف ہوچکا تھا۔ بدلتے حالات میں مراٹھوں کی سیاست کا رخ طے کرنے میں ان سب باتوں کا بہت فائدہ ہوا۔

شاہو مہاراج

مراٹھوں کی حکومت کے خاتمے کی اورنگ زیب کی حکمتِ عملی سے ان کے وارث منحرف ہوگئے تھے۔ اس لیے مراٹھوں نے مغل طاقت کی حفاظت کرکے مراٹھا قوت میں توسیع کرنے کی نئی سیاسی حکمتِ عملی اپنا لی تھی۔ نئی عبادت گاہ بنانے سے جو ثواب ملتا ہے وہی ثواب پرانی عبادت گاہ کو دوبارہ تعمیر کرنے سے ملتا ہے۔ یہی اصول مراٹھوں کی اس نئی حکمتِ عملی کی بنیاد تھا۔

مغلوں کو جس طرح شمال مغرب کی جانب سے ایرانی اور افغانی حملوں کا خوف تھا اسی طرح انھیں اپنے آس پاس کے پٹھان، راجپوت، جاٹ، روہیلے جیسی مقامی طاقتوں سے بھی خطرہ تھا۔ اس کے علاوہ دربار میں ہونے والی مقابلہ آرائیاں اور لڑائیاں بھی مغل طاقت کو اندرونی طور پر کمزور کررہی تھیں۔ اس لیے دہلی دربار کو مراٹھوں کی مدد درکار تھی۔

بالاجی وشوناتھ : مغلوں کی قید سے رہائی کے بعد شاہو مہاراج نے بالاجی وشوناتھ بھٹ کو پیشوا بنایا۔ بالاجی کا تعلق خاص کوکن کے علاقے شری وردھن سے تھا۔ وہ فرض شناس اور تجربہ کار تھا۔ اس نے کئی سرداروں کو اس بات کا یقین دلایا کہ

شاہو مہاراج مراٹھوں کی حکومت کے اصل وارث ہیں۔ پھر اس نے ان سرداروں کو شاہو مہاراج کی خدمت میں روانہ کیا۔

کانھوجی آنگرے مراٹھا بحری بیڑے کا سربراہ تھا۔ اس نے مہارانی تارابائی کی حمایت کی اور شاہو مہاراج کے علاقوں پر حملے کیے جس کی وجہ سے انھیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسے وقت میں انھوں نے بالاجی کو کانھوجی آنگرے کے خلاف روانہ کیا۔ بالاجی نے لڑائی کو ٹال کر سفارت کے ذریعے کانھوجی کو شاہو مہاراج کی حمایت میں کرلیا۔

چوتھائی ، سردیش مُکھی کا پروانہ : مہاراشٹر میں شاہو مہاراج کا تخت مضبوط کرنے کے بعد بالاجی نے شمال کی سیاست کی جانب توجہ دی۔ شہنشاہ اورنگ زیب کے انتقال کے بعد دہلی دربار میں افرا تفری اور انتشار کا ماحول پیدا ہوگیا تھا۔ نفاق اور بدانتظامی پیدا ہوگئی تھی۔ وہاں عبداللہ (حسن) اور حسین علی نامی سیّد برادران کا تسلط قائم ہوگیا تھا۔ ان دونوں کی مدد سے بالاجی نے ۱۷۱۹ء میں مغل بادشاہ سے دکن کے مغل علاقوں میں کچھ جگہوں سے چوتھائی اور کچھ جگہوں سے سردیش مُکھی وصول کرنے کا پروانہ حاصل کیا۔ چوتھائی یعنی محصول کا ایک چوتھائی حصہ اور سردیش مکھی یعنی دسواں حصّہ۔

باجی راؤ اوّل : بالاجی وشوناتھ کی موت کے بعد شاہو مہاراج نے ۱۷۲۰ء میں اس کے بیٹے باجی راؤ (اوّل) کو پیشوا مقرر کیا۔ اپنی پیشوائی کے بیس برسوں میں اس نے مراٹھا قوت کی توسیع میں اہم کردار ادا کیا۔

باجی راؤ (اوّل)

پال کھیڑ میں نظام کی شکست : مغل بادشاہ فرخ سیر نے نظام الملک کو دکن کا صوبیدار مقرر کیا۔ ۱۷۱۳ء میں نظام نے حیدرآباد میں اپنی علیحدہ حکومت قائم کرنے کی کوشش کی۔ بادشاہ نے مراٹھوں کو دکن میں مغل صوبوں سے چوتھائی اور سردیش مُکھی وصول کرنے کا اختیار دے رکھا تھا۔ نظام نے اس کی مخالفت کی تھی۔ اس نے پونہ پرگنہ کے کچھ حصے جیت لیے۔ باجی راؤ نے نظام کو پسپا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اورنگ آباد سے قریب پال کھیڑ کے مقام پر نظام کو شکست دی۔ تب جاکر نظام نے مراٹھوں کا چوتھائی اور سردیش مکھی وصول کرنے کا حق تسلیم کیا۔

باجی راؤ نے یہ سمجھ لیا تھا کہ مغل قوت کے کمزور ہوجانے کی وجہ سے شمال میں مراٹھا قوت کی توسیع کے امکانات روشن ہیں۔ شاہو مہاراج نے اس کے خیال کی حمایت کی۔

مالوہ : موجودہ مدھیہ پردیش کا مالوہ مغلوں کے قبضے میں تھا۔ باجی راؤ نے اپنے بھائی چیماجی اپّا کی قیادت میں ملھار راؤ ہولکر، رانوجی شندے اور اُداجی پوار کو مالوہ بھیجا جہاں ان لوگوں نے اپنی فوجی چوکیاں مضبوط کیں۔

بُندیل کھنڈ : موجودہ مدھیہ پردیش اور اُتر پردیش کے صوبوں میں جھانسی، پنّا، ساگر وغیرہ شہروں کے آس پاس کا علاقہ یعنی بندیل کھنڈ۔ بندیل کھنڈ میں راجا چھترسال نے اپنی آزاد حکومت قائم کی تھی۔ الٰہ آباد کے مغل صوبیدار محمد خان بنگش نے بندیل کھنڈ پر حملہ کرکے راجا چھترسال کو شکست دے دی۔ تب چھترسال نے باجی راؤ سے مدد کی درخواست کی۔

باجی راؤ بڑی فوج کے ساتھ بندیل کھنڈ آئے۔ انھوں نے بنگش کو شکست دی۔ چھترسال نے باجی راؤ کی بڑی عزّت افزائی کی۔ اس طرح مراٹھوں نے مالوہ اور بندیل کھنڈ میں اپنی بالادستی قائم کی۔

باجی راؤ نے بادشاہ سے مالوہ کی صوبیداری مانگی۔ بادشاہ نے اس مطالبے کو نامنظور کردیا۔ اس لیے باجی راؤ دہلی پر حملہ کرنے کی نیت سے ۱۷۳۷ء میں دہلی کی سرحد پر پہنچ گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

چھترسال نے مدد کے لیے باجی راؤ کو خط لکھا۔ اس خط میں اس نے لکھا:

''جو گت آہ گجیندر کی، وہ گت آئی ہے آج
باجی جان بندیل کی، باجی راکھو لاج

(میری حالت اس ہاتھی کی سی ہے جس کے پاؤں مگرمچھ نے پکڑ رکھے ہیں۔ میں بڑی مصیبت میں ہوں۔ اب میری لاج رکھنے والا تو ہی ہے۔)

بھوپال کی لڑائی : باجی راؤ کے حملے کی وجہ سے بادشاہ پریشان ہو اُٹھا۔ اس نے دہلی کی حفاظت کے لیے نظام کو بلوالیا۔ نظام ایک بڑی فوج کے ساتھ باجی راؤ کے خلاف چل کر آیا۔ باجی راؤ نے بھوپال میں اسے شکست دی۔ نظام نے بادشاہ سے مراٹھوں کو مالوہ کی صوبیداری کا پروانہ دلوانے کی حامی بھرلی۔

پرتگالیوں کی شکست : کوکن کی ساحلی پٹی پر وسئی اور تھانہ کے علاقے پرتگالیوں کے قبضے میں تھے۔ پرتگالی اپنی رعایا پر ظلم کرتے تھے۔ باجی راؤ نے پرتگالیوں کو شکست دینے کے لیے اپنے بھائی چیماجی اپا کو روانہ کیا۔ انھوں نے تھانہ اور آس پاس کے علاقوں کو فتح کرلیا۔ ۱۷۳۹ء میں انھوں نے وسئی کے قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ یہ نہایت مضبوط قلعہ تھا۔ پرتگالیوں کے پاس شاندار توپیں تھیں لیکن چیماجی نے مسلسل محاصرے کے ذریعے پرتگالیوں کو پناہ حاصل کرنے پر مجبور کردیا۔ جس کی وجہ سے وسئی کا قلعہ اور پرتگالیوں کا بہت سا علاقہ مراٹھوں کے قبضے میں آ گیا۔

باجی راؤ کی موت : ایران کے بادشاہ نادرشاہ نے بھارت پر حملہ کردیا۔ اس وقت باجی راؤ شاہو مہاراج کے حکم سے برّی فوج کے ساتھ شمال کی جانب نکلے۔ ان کے برہان پور پہنچنے تک نادرشاہ اور ان کی فوج دہلی سے بڑی دولت سمیٹ کر اپنے وطن واپس لوٹ چکی تھی۔ اپریل ۱۷۴۰ء میں نرمدا ندی کے کنارے راویرکھیڑی کے مقام پر باجی راؤ کی موت ہوگئی۔

باجی راؤ ایک عمدہ سپاہی تھے۔ اپنی بہادری کی بنا پر انھوں نے شمالی بھارت میں مراٹھوں کا تسلط قائم کرنے میں اہم کردار نبھایا اور مراٹھا طاقت کو کل ہندسطح پر ایک مضبوط طاقت کی حیثیت سے مقام دلوایا۔ انھی کے دور میں شندے، ہولکر، پوار اور گائیکواڑ جیسے خاندانوں نے عروج حاصل کیا۔

مشق

(۱) مطلب بتایئے :

۱۔ چوتھائی ....

۲۔ سردیش مکھی ....

(۲) ایک لفظ میں لکھیے :

۱۔ بالاجی کا تعلق خاص کوکن کے اس گاؤں سے تھا ....

۲۔ بندیل کھنڈ پر اس راجا کی حکومت تھی ....

۳۔ انھوں نے پرتگالیوں کو شکست دی ....

۴۔ اس جگہ باجی راؤ کی موت ہوئی ....

(۳) آیئے، لکھیں :

۱۔ کانھوجی آنگرے ۲۔ پال کھیڑ کی لڑائی

۳۔ بالاجی وشوناتھ ۴۔ باجی راؤ اوّل

(۴) وجوہات لکھیے :

۱۔ مراٹھا شاہی میں دو آزاد حکومتیں قائم ہوگئیں۔

۲۔ اعظم شاہ نے شاہو مہاراج کو قید سے آزاد کردیا۔

۳۔ دہلی دربار کو مراٹھوں کی مدد درکار تھی۔

سرگرمی :

مہارانی تارابائی کی سوانح حاصل کرکے ان کی زندگی کے کسی واقعے کو اپنی جماعت میں اداکاری کے ساتھ پیش کیجیے۔

***